# انصار اللہ

بیلجیئم

مجلس انصار اللہ بیلجیئم کا تربیتی و علمی سہ ماہی مجلّہ

جنوری تا مارچ 2026ء

شمارہ نمبر 01

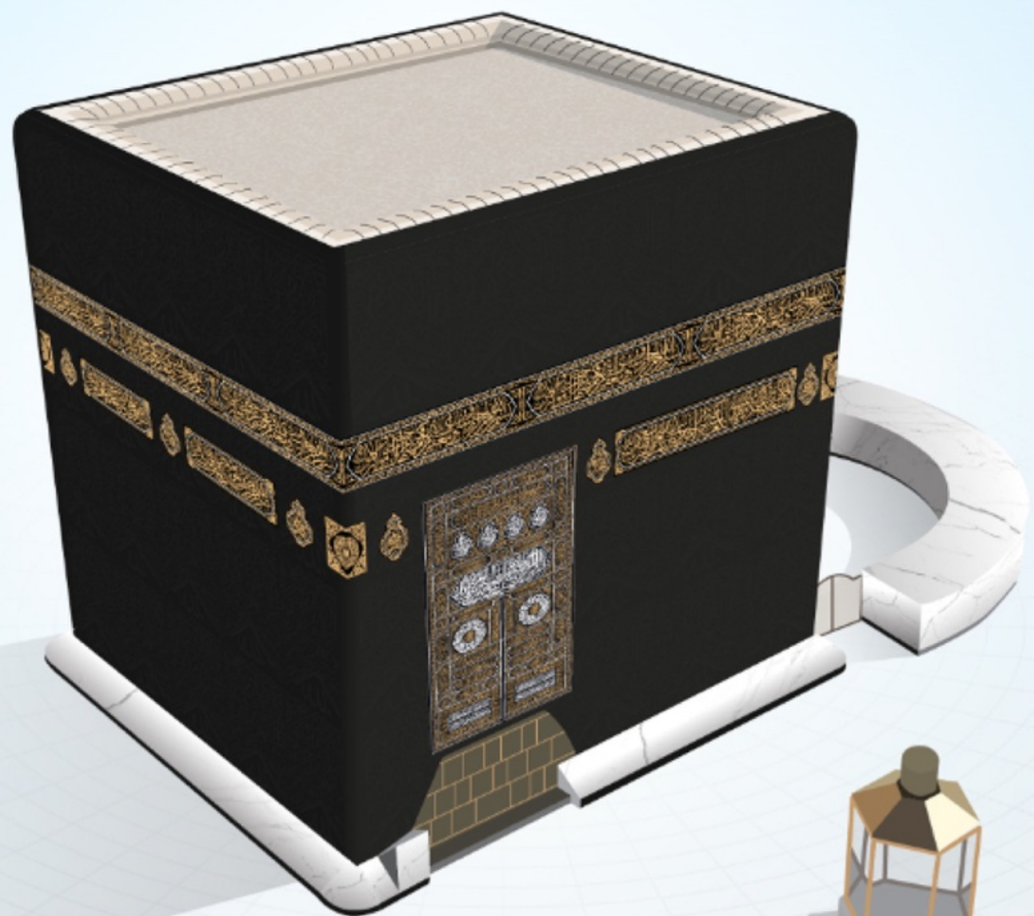

# اداریہ

**حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس راز سے پردہ اٹھایا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں:**

ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتا نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔میں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔کِس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔اور کس دَوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جائو گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔پھر اگر تمکو اُس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بیخود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔

**(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ21،22)**

| صفحہ نمبر | فہرست مضامین | نمبر شمار |
| --- | --- | --- |
| 04 | ارشادِ باری تعالیٰ، قال رسول اللہ ﷺ، کلام الامام آخری الزماں علیہ السلام | 1 |
| 05 | نوائے خلافت: ارشاد امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز | 2 |
| 06 | تفسیر سورۃ الفاتحہ (تشریح حضرت مسیح موعودؑ) از چوہدری محمد مظہر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ | 3 |
| 08 | حکایت: بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ | 4 |
| 09 | اسوۂ کامل: سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک درخشاں پہلو | 5 |
| 11 | سیرت المہدی: سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روشن باب | 6 |
| 13 | فلسفۂ حیات از اسلامی اصول کی فلاسفی بصورت سوال و جواب (2) | 7 |
| 15 | اللہ کا رنگ پکڑیں از توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ | 8 |
| 19 | تذکرۂ خلفائے راشدین از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ | 9 |
| 21 | تذکرۂ خلفائے احمدیت از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ | 10 |
| 23 | سیرت صحابیٔ رسول اللہ ﷺ از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ | 11 |
| 23 | سیرت صحابیٔ حضرت مسیح موعودؑ از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ | 12 |
| 24 | شرائطِ بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں از حافظ جہانزیب قریشی صاحب | 13 |
| 27 | تحریکِ جدید کا تعارف از محمد عثمان قمر صاحب | 14 |
| | **انصاراللہ ڈائجسٹ** | |
| 30 | خیاطِ ازل کے ہاں از رحیق المختوم صاحب | 15 |
| 36 | مسلم اُمہ اور جدید تقاضے از عاطف وقاص صاحب | 16 |
| 38 | "رُوبرو میرے کوئی چاند کھلا ہو جیسے"۔ شاعری از اسد فرحان صاحب مربی سلسلہ | 17 |
| 39 | دو مکھیاں: عادل اسیر دہلوی کی تحریر "گنجہ نامہ" سے انتخاب از رفیق احمد ہاشمی صاحب | 18 |
| 40 | مساعی انصاراللہ: مقابلۂ حُسنِ قرأت، دورانِ رمضان تلاوت قرآن مجید، ریفریشر کورس، تعلیمی و تربیتی کلاس | 19 |

## مجلسِ ادارت


نگرانِ اعلیٰ:۔ وسیم احمد شیخ صاحب (صدر انصاراللہ بیلجیئم)

مدیر:۔ کاشف ریحان خالد (قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بیلجیئم)

ڈیزائن و ترتیب:۔ ناصر شبیر صاحب (سیکرٹری اشاعت انٹورپن)

ویب سائیٹ: محمد حامد قریشی صاحب، معاون:۔ فرید یوسف (انچارج مساجد فنڈ بیلجیئم)

www.ansarullah.be | ishaat@ansarullah.be | +32 484943446

## ارشادِ باری تعالیٰ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔ (سورۃ البقرۃ۔187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔۔

## حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ۔

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرائیلؑ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، اور پھر زمین میں بھی اس کے لیے قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

## کلام الامام علیہ السلام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ دھوکا کھانے والا نہیں۔ وہ انہیں کو اپنا خاص مقرب بناتا ہے جو مچھلیوں کی طرح اس کی محبت کے دریا میں ہمیشہ فطرتاً تیرنے والے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اور اسی کی اطاعت میں فنا ہو جاتے ہیں۔ پس یہ قول کسی سچے راستباز کا نہیں ہو سکتا..."(جو بعض مذہبوں کے بعض لوگوں کا اس کے بارہ میں نظریہ ہے۔)"کہ خدا تعالیٰ کے سوا درحقیقت سب گندے ہی ہیں اور کوئی نہ کبھی پاک ہوا نہ ہو گا..."۔ فرمایا: "........ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عبث پیدا کیا ہے بلکہ سچی معرفت اور گیان کا یہ قول ہے کہ نوع انسان میں ابتدا سے یہ سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی محبت رکھنے والوں کو پاک کرتا رہا ہے۔ ہاں حقیقی پاکی اور پاکیزگی کا چشمہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ جو لوگ ذکر اور عبادت اور محبت سے اس کی یاد میں مصروف رہتے ہیں خدا تعالیٰ اپنی صفت ان پر بھی ڈال دیتا ہے تب وہ بھی اس پاکی سے ظلی طور پر حصہ پا لیتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات میں حقیقی طور پر موجود ہے"۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 210)

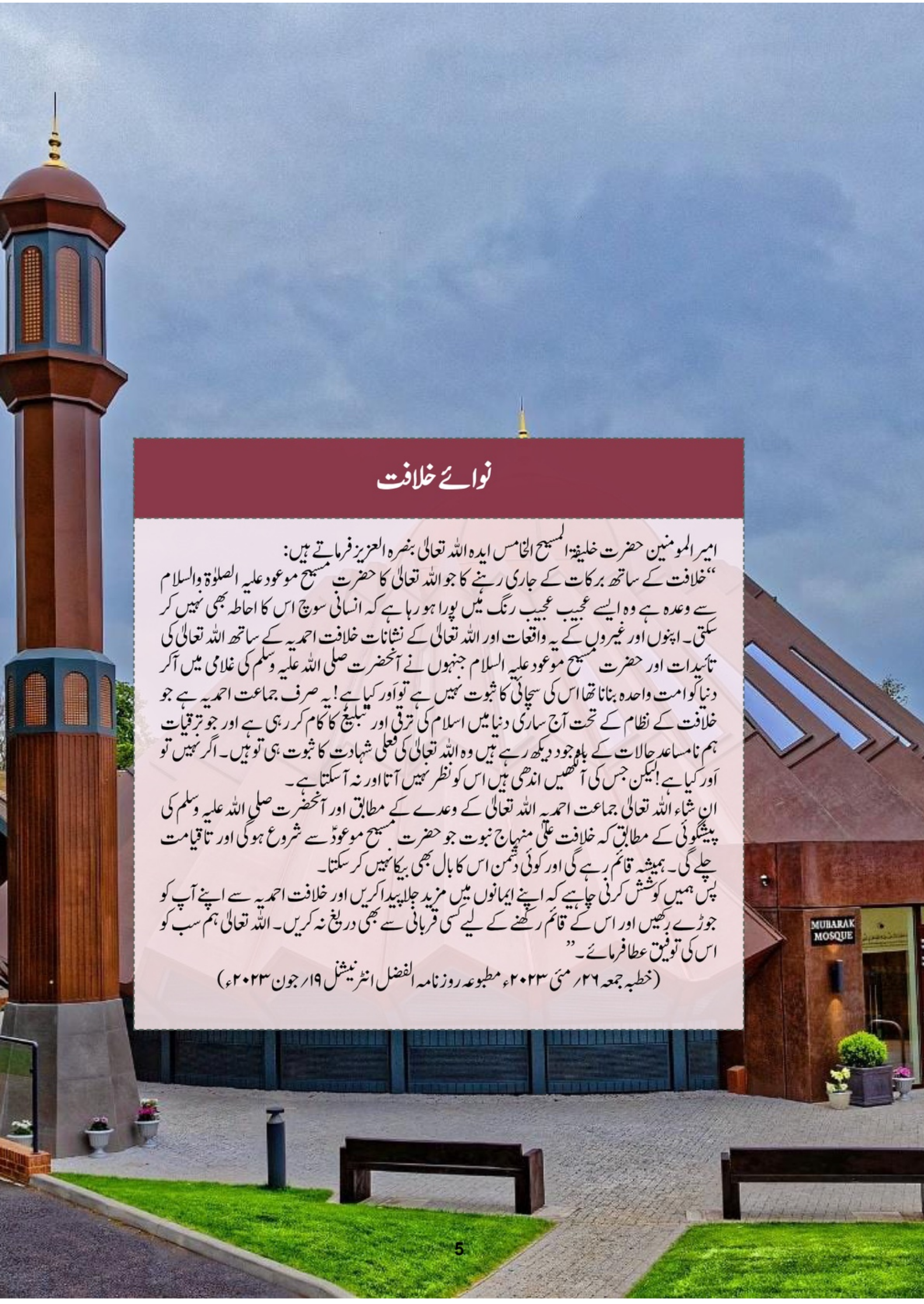


# نوائے خلافت

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آسکتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعودؑ سے شروع ہوگی اور تا قیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶/ مئی ۲۰۲۳ء مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۱۹/ جون ۲۰۲۳ء)

# تفسیر سورۃ الفاتحۃ

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحات 19تا20)

مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب
مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری اشاعت

## سورۃ فاتحہ کا ایک عظیم اثر

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولتی، سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سورہ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہئے اور اس دُعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔

(الحکم جلد4 نمبر46 مؤرخہ 24دسمبر1900ء صفحہ 1-2)

## سورۃ فاتحہ ایک معجزہ ہے

سورۃ فاتحہ تو ایک معجزہ ہے اس میں امر بھی ہے، نہی بھی ہے، پیشگوئیاں بھی ہیں۔ قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ کوئی بات اگر نکالنی ہو تو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ امّ الکتاب ہے۔ اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں۔

# سورۃ فاتحہ تواتر کے نیچے ہے

قرآن شریف کا تو ایک نکتہ نکتہ تواتر کے نیچے ہے مگر سورۃ فاتحہ بہت ہی بڑے تواتر سے ثابت ہے۔ ہر روز ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

# سورۃ فاتحہ میں منطقی رنگ

منطقی لوگ تعریف کرتے وقت فصل جنس وغیرہ تقسیم کیا کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں اَلْاِنْسَانُ حَیَوَانٌ نَاطِقٌ۔ سورۃ فاتحہ میں یہ رنگ بھی موجود ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ پھر اس کے آگے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس کی فصل واقع ہوئی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اس کی حد ہو گئی۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی تعریف نہیں ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 5 مؤرخہ 10 فروری 1901ء صفحہ 12)

# سورۃ فاتحہ کی فضیلت

سورۃ فاتحہ میں جو پنج وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اشارہ کے طور پر کل عقائد کا ذکر ہے جیسے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی ساری خوبیاں اس خدا کے لئے سزاوار ہیں جو سارے جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ وہ بغیر اعمال کے پیدا کرنے والا ہے اور بغیر کسی عمل کے عنایت کرنے والا ہے۔ اَلرَّحِیْمِ اعمال کا پھل دینے والا مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ جزا سزا کے دن کا مالک۔ ان چار صفتوں میں کل دنیا کے فرقوں کا بیان کیا گیا ہے۔

# آریوں کا ردّ

بعض لوگ اس بات سے منکر ہیں کہ خدا ہی تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جیو یعنی ارواح اور پرمانو یعنی ذرات خود بخود ہیں اور جیسے پرمیشر آپ ہی آپ چلا آتا ہے ویسے ہی وہ بھی آپ ہی آپ چلے آتے ہیں اور ارواح اور اُن کی کل طاقتیں، گن اور خواص جن پر دفتروں کے دفتر لکھے گئے خود بخود ہیں اور باوجود اس کے کہ ان میں قوتِ اتّصال (اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق رکھنے کی طاقت) اور قوتِ انفصال (نفس پر قابو پا کر ناپسندیدہ چیزوں سے دور ہونا) خود بخود پائی جاتی ہے وہ آپس میں میل ملاپ کرنے کے لئے ایک پرمیشر کے محتاج ہیں۔ غرض یہ وہ فرقہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہہ کر اشارہ کیا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 19-20)

# حکایت

(بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

انسان کی بچپن کی حالت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل وغیرہ جانوروں ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔ سعدیؒ نے بھی ایک قصہ نظم میں لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا اور اس پر شب و روز محنت کرتا۔ ایک حکیم نے اسے کہا اے بیوقوف تو یہ کیا کرتا ہے اور کیوں اپنا وقت اور مغز بے فائدہ گنواتا ہے ؟ یعنی گدھا تو انسان نہ ہوگا تو بھی کہیں گدھا نہ بن جاوے۔

(حکایتِ شیریں، مرتبہ مرزا خلیل احمد قمر، ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۶)

# اسوۂ کامل ﷺ

حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ایک روشن پہلو

اے نبی تو کہہ دے میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے۔

رسول اللہ کی عبادات محض اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے وقف اور خالص تھیں اور آپ کے دل پر توحید کی گہری چھاپ کی وجہ سے وہ ہر قسم کے ریاء سے پاک تھیں۔ جس پر عرش کے خدا نے بھی یہ گواہی دی کہ اے نبی تو کہہ دے میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں اُس کا سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

(سورۃ الانعام:163,164)

فرض نمازوں کے علاوہ بالخصوص رات کے وقت آپ اللہ تعالیٰ کی گہری محبت سے سرشار ہو کر نہایت خشوع و خضوع سے بہت لمبی اور خوبصورت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اپنے رب کی عبادت آپ کو ہر دوسری چیز سے زیادہ پیاری تھی۔ آپ کے پاس بیک وقت نو بیویاں رہیں اپنی عزیز ترین بیوی حضرت عائشہ کے ہاں آپ کی نویں دن باری آتی تھی۔ ایک دفعہ موسم سرما کی سرد رات کو ان کے لحاف میں داخل ہو جانے کے بعد اُن سے فرمانے لگے کہ عائشہ! اگر اجازت دو تو آج رات میں اپنے رب کی عبادت میں گزار لوں۔ انہوں نے بخوشی اجازت دے دی اور آپ نے وہ ساری رات عبادت میں بسر کی اور روتے روتے سجدہ گاہ تر کر دی۔

(سیوطی)

توحید کے اقرار کا بھی آپ کو بہت لحاظ تھا۔ ایک دفعہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنا ہے۔ یہ ایک حبشی لونڈی ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ مومن ہے تو میں اسے آزاد کر دیتا ہوں۔ آنحضور نے اس لونڈی سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا گواہی دیتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا یوم آخرت پر ایمان لاتی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اسے آزاد کر دو۔ یہ مومن عورت ہے۔"

(احمد)

قیام توحید رسول اللہ کی شریعت کا پہلا سبق ہی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ تھا۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ کا اوڑھنا بچھونا توحید ہی تھا۔ صبح و شام خدا کی توحید کا دم بھرتے تھے۔ دن چڑھتا تو آپ کے لبوں پر یہ دعا ہوتی۔ "ہم نے اسلام کی فطرت اور کلمہ اخلاص (یعنی توحید) پر اور اپنے نبی محمد کے دین اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر صبح کی جو موحد تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔"

(احمد)

شام ہوتی تو یہ دعا زبان پر ہوتی۔ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ ہم نے اور سارے جہاں نے اللہ کی خاطر شام کی ہے اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ تمام تعریفوں کا وہی مالک ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔"

(مسلم)

کوئی مصیبت در پیش ہوتی تو یہ دعا کرتے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عظمت والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظیم عرش کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان اور زمین کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش کریم کا رب ہے۔

(بخاری)

(اسوہ انسان کامل۔ صفحہ 70,71)

# سیرت المہدی علیہ السلام

## حضرت مسیح موعودؑ کی سیرتِ مبارکہ کا درخشاں پہلو

چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پروانہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی ۔

آپ کو مقدمات کے لیے کئی سفر کرنے پڑے مگر مقدمات خواہ کتنے پیچیدہ اہم اور آپ کی ذات یا خاندان کے لیے دُور رس نتائج کے حامل ہوتے آپ نماز کی ادائیگی کو ہر صورت میں مقدم رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ریکارڈ ہے کہ آپ نے ان مقدمات کے دوران میں کبھی کوئی نماز قضاء نہیں ہونے دی۔ عین کچہری میں نماز کا وقت آتا تو اس کمال محویت اور ذوق شوق سے مصروفِ نماز ہو جاتے کہ گویا آپ صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے ہیں کوئی اور کام آپ کے مد نظر نہیں ہے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں: ”میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہوگیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہوگیا اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پروانہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں“۔

(حیات احمد صفحہ ۷۴)

عدالت سے غیر حاضری کے باوجود آپ کے حق میں فیصلہ ہو جانا ایک بھاری الٰہی نشان تھا جو آپ کے کمال درجہ قرب الٰہی کے نتیجہ میں نمودار ہوا۔

ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں... مارٹن کلارک والے مقدمہ سے قریباً پچیس سال پہلے میں ایک دفعہ خواب میں دیکھ چکا تھا کہ میں ایک عدالت میں کسی حاکم کے سامنے حاضر ہوں اور نماز کا وقت آگیا ہے تو میں نے اس حاکم سے نماز کے لئے اجازت طلب کی تو اس نے کشادہ پیشانی سے مجھے اجازت دیدی۔ چنانچہ اس کے مطابق اس مقدمہ میں عین دوران مقدمہ میں جبکہ میں نے کپتان ڈگلس سے نماز کے لئے اجازت چاہی تو اس نے بڑی خوشی سے مجھے اجازت دی۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۸)

سر جیمز ولسن فنانشل کمشنر پنجاب ایک روزہ دورہ پر ۲۱/مارچ ۱۹۰۸ء کو صبح گیارہ بجے قادیان آئے۔ ان کے ہمراہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور مہتمم بندوبست اور پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔ جماعت کے ایک وفد نے ان کا استقبال کیا۔ اثنائے گفتگو میں فنانشل کمشنر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کے لیے خواہش کا اظہار کیا تھا۔ چنانچہ حضور اپنے بعض خدام کے ساتھ شام کے پانچ بجے تشریف لے گئے... فنانشل کمشنر صاحب حضور کی ملاقات پر بہت ہی خوش ہوئے۔ ازاں بعد حضور واپس تشریف لے آئے۔ رستہ میں حضور نے خود ہی بتایا ہم نے خوب کھول کھول کر فنانشل کمشنر کو اسلام کی خوبیاں سنائیں اور اپنی طرف سے حجت پوری کر دی۔ فنانشل کمشنر نے اور بھی باتیں کرنا چاہیں اور دنیاوی باتیں تھیں۔ میں نے کہا آپ دنیاوی حاکم ہیں خدا نے ہمیں دین کے لئے روحانی حاکم بنایا ہے جس طرح آپ کے وقت کاموں کے مقرر ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھی کام مقرر ہیں اب ہماری نماز کا وقت ہوگیا۔ ہم کھڑے ہوگئے۔ فنانشل کمشنر بھی کھڑے ہو گئے اور خوش خوش ہمارے ساتھ خیمہ تک باہر آئے اور ٹوپی اتار کر سلام کیا اور ہم چلے آئے۔

(سیرت احمد از حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب صفحہ ۵۷)

02

# کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی

## میں بیان مضامین بصورت سوال جواب

## بعنوان فلسفۂ حیات

اسلامی اصول کی فلاسفی

یا

اسلام اور اسکی حقیقت

یعنی تقریر حضرت حجۃ اللہ میرزا غلام احمد صاحب

مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام جسکو

جلسہ مذاہب عظیم منعقدہ لاہور میں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے

پڑھ کر سنایا + اور اس میں حکیم الامۃ حضرت مولانا نور الدین صاحب

کی تقریریں اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کی نظم بھی شامل کی گئی ہیں

جو انھوں نے جلسہ مذکور میں سنائیں

مطبع ضیاء الاسلام قادیان دار الامان میں مولوی حکیم

فضل الدین صاحب کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوئی

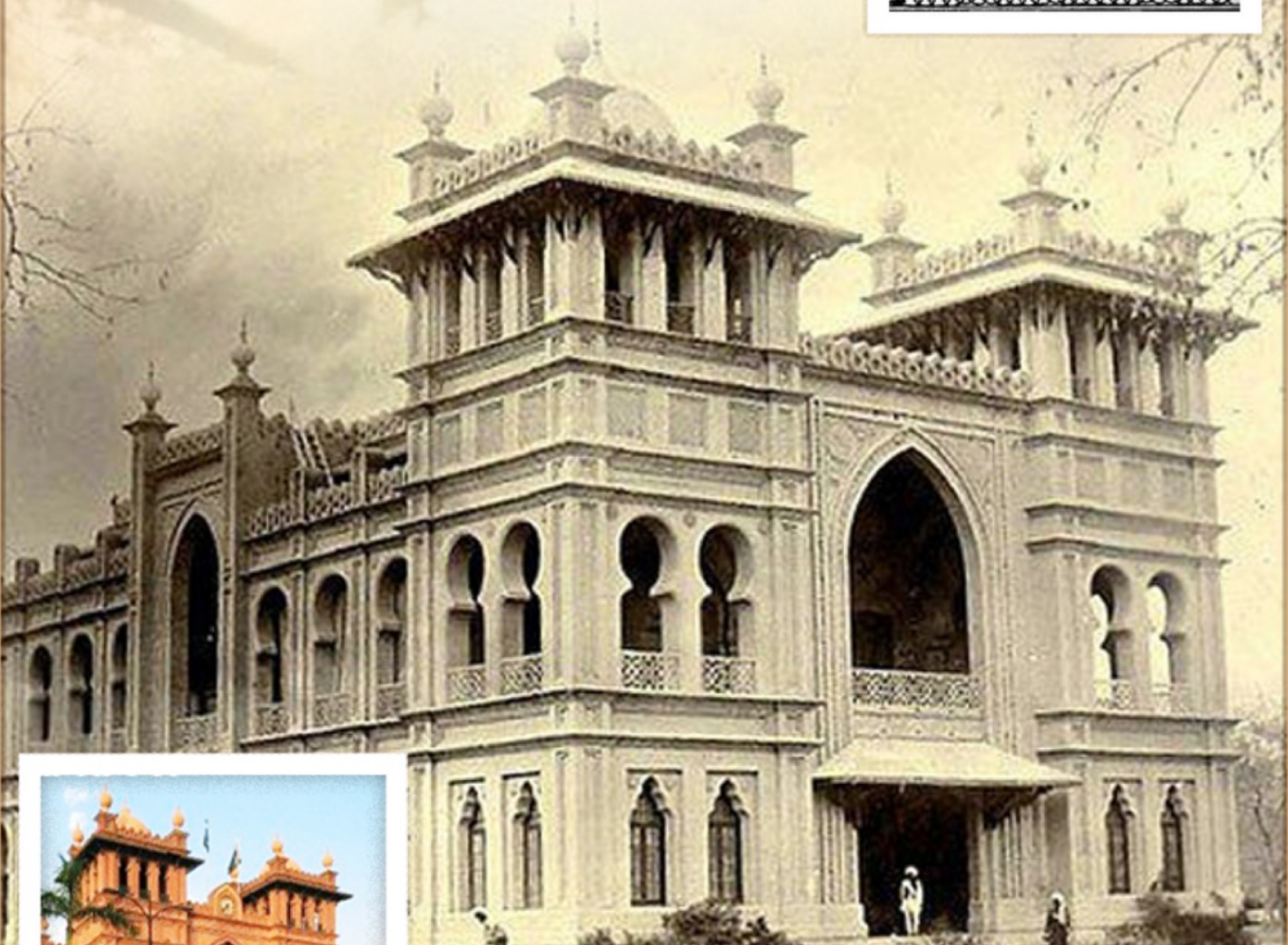

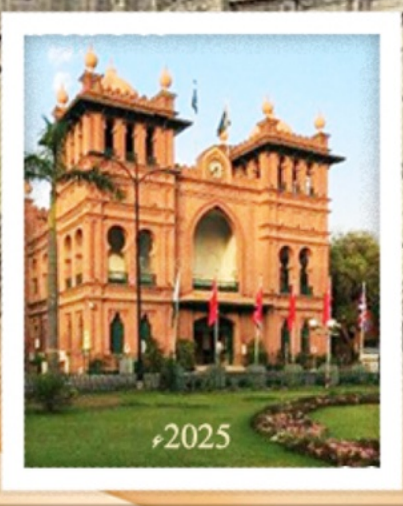


لاہور ٹاؤن ہال 1896ء

## سوال نمبر3:اس مضمون کے بارے میں آپ علیہ السلام کو کشف میں کیا دکھایا گیا؟

جواب: آپؑ نے تحریر فرمایا "میں نے عالمِ کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل سے ایک نورِ ساطع نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اسکی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر خَرِبَتْ خَیْبَر۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلولِ انوار ہے۔ اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں جن میں شرک اور بدعت کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی۔ یا خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے بتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی۔ جب تک کہ اپنا دائرہ پورہ کرے۔ پھر اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔ اِنَ اللہ مَعَکَ اِنَّ اللہ یَقوُمُ اَیْنَمَا قُمْتَ۔ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے۔ اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایتِ الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، تعارف صفحہ 6)

## سوال نمبر4: جلسہ کے اختتام پر برِّ صغیر کے اخبارات میں اس کے حوالے سے کیا تبصرے شائع ہوئے۔ ؟کسی ایک کا ذکر کریں۔

جواب: اس جلسہ پر برّ صغیر کے طول و عرض سے اخبارات نے تبصرے شائع کیے۔ اخبار 'چودھویں صدی' (راولپنڈی) نے لکھا "ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کا روحِ رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا۔۔۔ یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔۔۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا لیکچر نہیں سنا۔ دیگر مذاہب میں سے جتنے لوگوں نے لیکچر دیئے سچ تو یہ ہے کہ وہ جلسہ کے مستفسرہ سوالوں کے جواب ہی نہیں تھے۔۔۔ ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول اور فروعاتِ اسلام کو دلائلِ عقلیہ سے اور براہین فلسفہ کے ساتھ مزین کیا۔ پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلامِ الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا عجیب شان دکھاتا تھا۔ مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآن کی فلالوجی اور فلاسفی بھی ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بحیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بیشمار معارف و حقائق وحِکَم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہلِ مذاہب ششدر ہو گئے تھے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، تعارف صفحہ 7/8)

نوٹ: فلالوجی سے مراد انسان کی نیچر اور معاشرتی تادیب و تہذیب کے متعلق قرآنی اصطلاحات ہیں جو حضور اقدس نے بالوضاحت بیان فرمائی ہیں۔

# اللہ کا رنگ پکڑیں

## تعلق باللہ کے حوالے سے فکر انگیز مضمون

اُسے سچی خوابیں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس سے مکالمہ مخاطبہ کرے گا۔ اُس کی دعائیں سنی جائیں گی اور وہ دربارِ الٰہی میں مستجاب الدعوات تصور کیا جائے گا

توصیف احمد۔ مربی سلسلہ

## خدا محض ایک نظریہ نہیں

آج کل بہت سے لوگ زندہ خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ سائنسی ترقی، مادّی مصروفیات اور دنیاوی دلچسپیوں نے انسان کو روحانی حقیقتوں سے کسی حد تک دور کر دیا ہے۔ اسی لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس اہم موضوع پر کچھ لکھا جائے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ خدا محض ایک نظریہ نہیں بلکہ ایک زندہ اور حقیقی ہستی ہے جو آج بھی انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

## سچے و پاک دل سے تدبر و غور و فکر کے ثمرات

انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچاننا چاہتا ہے۔ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ ہر دور میں لوگوں نے خدا کو تلاش کیا اور اس کی ہستی پر غور کیا۔ مگر جب انسان صرف ظاہری اسباب پر بھروسہ کرنے لگتا ہے تو وہ خدا کے زندہ وجود کو بھول جاتا ہے۔ حالانکہ اگر انسان سچے دل سے غور کرے تو کائنات کی ترتیب، انسان کی پیدائش اور دعا کی قبولیت جیسے بے شمار نشانات اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے اور وہ اپنے بندوں کی سنتا اور جواب دیتا ہے۔ زندہ خدا تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(آل عمران:32)

اسی مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی طالبِ علمی کے زمانہ میں لکھی گئی ایک نظم میں کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔

زندہ خدا سے دل کو لگاتے تو خوب تھا
مردہ بتوں سے جان چھڑاتے تو خوب تھا
قصے کہانیاں نہ سناتے تو خوب تھا
زندہ نشان کوئی دکھاتے تو خوب تھا

## ماں کی ممتا اور اللہ کی مخلوق سے محبت

تعلق باللہ کے مضمون کو سمجھنے کے لیے اولاد اور والدین کے پیار بھرے اور مطیع و مطاع کے تعلق کو جاننا ضروری ہے۔ اولاد اپنے والدین سے اطاعت اور محبت کا سلوک کرتی ہے اور والدین اس کے مقابل پر انعامات اور احسانات کی بارش کرتے ہیں اور یوں یہ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا ہے۔ ویسے بھی ماں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مماثلت دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اللہ، ماں سے کہیں بڑھ کر اپنی مخلوق جو اللہ کی عیال ہے سے پیار محبت کا تعلق رکھتا ہے۔

جہاں تک انسان کے اپنے خالق اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلق کا ذکر ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری کتاب خاتم الکتب قرآن کریم میں انسانی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) کہ میں نے جن وانس کو صرف اس غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

## اللہ سے حقیقی محبت کرنے کے ثمرات

> کسی قسم کے شرک کی ملونی نہ ہو اور خداوند کریم کو احد اور وحدہ لاشریک تصور کیا جائے۔

اولاد اور والدین کی مثال کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مومن جس حد تک اپنے خالق اللہ کی عبادت کا حق ادا کرے گا۔ خدا تعالیٰ سے حقیقی محبت رکھے گا۔ ایسی محبت جو کسی سے نہ کی ہو نہ اپنے والد سے، نہ اپنی ماں سے، نہ اپنے بہن بھائیوں اور عزیز واقارب میں کسی سے نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس مومن پر بے انتہا انعامات نازل کرے گا۔ اُسے سچی خوابیں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس سے مکالمہ مخاطبہ کرے گا۔ اُس کی دعائیں سنی جائیں گی اور وہ دربار الٰہی میں مستجاب الدعوات تصور کیا جائے گا تو یہ تعلق حقیقی تعلق کہلائے گا جو وقت کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

## عبادتِ الٰہی کا ایک ایمان افروز واقعہ

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ ایک دفعہ آپ بٹالہ کی عدالت میں ایک مقدمہ کا سامنا کرنے کے لیے موجود تھے کہ نماز کا وقت جا رہا تھا۔ آپ نے نماز پڑھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ آپ کو وکلاء نے روکا کہ اگر اس دوران عدالت میں پیشی کے لیے آواز لگ جائے اور آپ موجود نہ ہوں تو مقدمہ ہمارے خلاف جا سکتا ہے۔ مگر آپ نے اللہ کے حق کو مقدم رکھا اور آپ انسانی مقصد حیات یعنی عبادت کے لیے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس فعل کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور مقدمہ میں نہ صرف آواز نہیں لگی بلکہ جج نے فیصلہ بھی آپ کے حق میں کر دیا۔

## ذکرِ الٰہی کا پورا پورا حق

کہا جاتا ہے کہ ایک ولی کے گھر کے پاس ایک بہت ہی متمول آدمی کا گھر تھا جو رات کو ناچ گانے کی محفلیں سجاتا رہتا تھا جس سے ولی کی رات کی عبادات میں خلل واقع ہوتا۔ ولی نے ایک دو بار اسے سمجھایا۔ امیر آدمی نے بادشاہ سے شکایت کر ڈالی۔ جس پر بادشاہ نے اس متمول آدمی کی حفاظت کی خاطر کچھ پہرہ دار، اہلکار متعین کر دیے۔ اس نے ولی کو کہلا بھیجا کہ اب

میری طرف میلی نگاہ سے نہ دیکھنا۔ ولی چونکہ عبادت الٰہی کا پورا پورا حق ادا کرتے تھے اور تعلق باللہ بھی مضبوط تھا۔ انہوں نے واپس پیغام بھجوایا کہ ہم رات کے تیروں سے مقابلہ کریں گے۔ جس پر امیر شخص ڈر گیا کہ ہم رات کے تیروں کے مقابلہ کی سکت نہیں رکھتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریباً تمام صحابہ کا اپنے اللہ سے مضبوط تعلق تھا۔ راتوں کو بیدار ہوتے اور نوافل و دعاؤں سے اپنے خالق حقیقی سے اپنا تعلق مضبوط کیا کرتے۔ اس موقع پر بے شمار واقعات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ کے تعلق باللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

## "نورالدین سچ کہتا تھا"

حضرت حکیم محمد صدیق کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرمایا کرتے تھے کہ "ایک دفعہ تین ساتھیوں کے ساتھ ہم راستہ بھول گئے اور کہیں دور نکل گئے کوئی بستی نظر نہیں آتی تھی۔ میرے ساتھیوں کو بھوک اور پیاس نے سخت ستایا تو ان میں سے ایک نے کہا نورالدین جو کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا پلاتا ہے آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح کھلاتا پلاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے میں دعا کرنے لگا۔ چنانچہ جب ہم آگے گئے تو پیچھے سے زور کی آواز آئی۔ ٹھہرو! ٹھہرو! جب دیکھا تو دو شتر سوار تیزی کے ساتھ آرہے تھے جب پاس آئے تو انہوں نے کہا ہم شکاری ہیں۔ ہرن کا شکار کیا تھا اور خوب پکایا گھر سے پراٹھے لائے تھے۔ ہم سیر ہو چکے ہیں اور کھانا بھی بہت ہے آپ کھالیں چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ ساتھیوں کو یقین ہوگیا کہ نورالدین سچ کہتا تھا۔" فرمایا کرتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ کا نورالدین کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تیری ہر ضرورت کو پورا کروں گا کیا کوئی بادشاہ بھی یہ دعویٰ کر سکتا ہے؟"

(حیات نور صفحہ 167)

## تعلق باللہ کے حیرت انگیز نتائج

حضرت غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ سے دوست احباب اپنی مشکلات اور دیگر امور بارے ذکر کر کے آپ مولوی صاحب موصوف سے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے۔ آپ کا طریق تھا کہ آپ وہیں کھڑے کھڑے ہاتھ اٹھاتے اور کہا کرتے کہ آو! دعا کرلیں اور دعا کے بعد سائل کو دعا کی قبولیت کا بتا بھی دیا کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں ایک طالب علم نے امتحان میں کامیابی کے لیے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور ساتھ ہی اس طالب علم کو خوشخبری سنا دی کہ تم سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو جاؤ گے۔ نتائج آنے پر ایسا ہی ہوا۔

## شرک کی ملونی سے کلی اجتناب

اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے جہاں خداوند کریم سے محبت ضروری ہے وہاں قرآنی حکم "صبغۃ اللہ" کے تحت اللہ کے رنگ میں رنگین ہونا، اس کی پاک صفات سے متصف ہونا بھی ضروری ہے۔ کسی قسم کے شرک کی ملونی نہ ہو اور خداوند کریم کو احد اور وحدہ لاشریک تصور کیا جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس مضمون کو سورۃ الشعراء آیت 2 کی تفسیر میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ سے اتصال اور اس کے قرب کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنے اندر صفات الٰہیہ پیدا کرے اور اس کی محبت کو اپنے اندر جذب کرے پھر جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اسی طرح محبت الٰہی اسے خدا تعالیٰ کی طرف کھینچنے لگ جاتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 251-250 لندن ایڈیشن)

## روحانی تعلق کی مضبوطی کی اہمیت

پھر آپؓ فرماتے ہیں۔

دو صفات الٰہیہ کو جب ہم اپنے ذہن میں بٹھا لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی ایک تصویر ہمارے سامنے آجاتی ہے اور اُس کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں اُس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض صفات الٰہیہ کے بار بار دہرانے اور تواتر سے دہرانے کے نتیجہ میں چونکہ خدا تعالیٰ کی ایک تصویر بنتی ہے اور اس تصویر کی وجہ سے ہمارے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح بچوں کے دل میں اپنے ماں باپ کی ملاقات کا اشتیاق ہوتا ہے۔ اسی طرح تمہارا بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی روحانی تعلق ہونا چاہیے۔ گویا تمہارا چین اور تمہارا آرام صرف خدا تعالیٰ کے ساتھ ہی وابستہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ اسی پر تمہاری روحانی زندگی کا مدار ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 444)

> تاریخ کے اوراق میں درج ہے کہ بدر کے مقام پر ایک عورت اپنے گمشدہ بچے کو تلاش کرتے دوسروں کے بچوں کو چومتی چاٹتی اپنے سینے سے لگاتی اور پھر چھوڑ دیتی۔

## اسوہ کامل کی اہمیت

تعلق باللہ کے سلسلہ میں اللہ سے تعلق کو مربوط کرنے کے لیے سورۃ آل عمران آیت 32 کو بھی نظر رکھنا ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: (اے محمد) تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

ہمارا راہ عمل اور مشعل راہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ اور سیرت کو اپنانا ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن میں بیان ہوا ہے تب اللہ ہم سے پیار کرے گا اور ہمارا اپنے اللہ سے تعلق بھی مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔

اس ضمن میں سورۃ الانشقاق آیت 7 کو سامنے رکھ کر ایک مومن کو اپنے تعلق باللہ کو استوار رکھنے کے سفر کو باحسن طریق جاری و ساری رکھنا ہو گا جس کے لیے سعی کو اپنے آخری مقام تک پہنچانا ہے تا اللہ کی زیارت ہو جس کے لیے ذاتی محبت اور ذاتی تعلق بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِیۡهِ۔

(الانشقاق:7)

ترجمہ: اے انسان! تجھے ضرور اپنے رب کی طرف سخت مشقت کرنے والا بننا ہو گا۔ پس (بہر حال) تو اُسے روبرو ملنے والا ہے۔

## مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو

اپنے متعلق اور جماعت میں اللہ سے روحانی تعلق کے انتشار کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور مجھ سے ہی نہیں جو شخص میری اتباع کرے گا اور میرے نقش قدم پر چلے گا اور میری تعلیم کو مانے گا اور میری ہدایت قبول کرے گا خدا تعالیٰ اس سے باتیں کرے گا“۔

پھر فرمایا۔ ”لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہو گا۔“

(ضرورۃ الامام از روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 475)۔

## اللہ کا اپنے بندوں سے پیار و محبت

تاریخ کے اوراق میں درج ہے کہ بدر کے مقام پر ایک عورت اپنے گمشدہ بچے کو تلاش کرتے دوسروں کے بچوں کو چومتی چاٹتی اپنے سینے سے لگاتی اور پھر چھوڑ دیتی۔ کچھ دیر بعد جب اسے اپنا گمشدہ بچہ مل گیا تو وہ سکون میں آگئی اور بچے سے پیار کرنے لگی، دودھ پلانے میں لگ گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کو دیکھ رہے تھے۔ آپ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جو محبت کا نظارہ تم نے اس عورت میں اپنے بچے کے ساتھ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے بھی بڑھ کر محبت کرتا ہے اور یہی اس تعلق کا نتیجہ ہے جو ایک مومن اپنے اللہ سے کرتا ہے اور پھر اپنے اللہ سے انعامات بھی پاتا ہے۔

## ایک عظیم الشان خوشخبری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد محترم کی وفات پر آپ کی پریشانی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے الیس اللہ بکاف عبدہ کی نوید سنائی اور پھر ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ اور آپ کے خاندان بلکہ پوری جماعت پر انگنت فضلوں اور رحمتوں کی بارش کی جو آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ ساری دنیا کے احمدیوں پر موسلا دھار برس رہی ہے اور تاقیامت برستی رہے گی اور افراد جماعت کا اپنے خداوند کریم سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر 5 صفحہ اول۔ مطبوعہ 1902ء)

## کامل وفاداری کا نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح اور سچا تعلق اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان پورا وفادار اور مخلص ہو جو شخص انسان وفادار نہیں اگر وہ ہر روز اس قدر روتا رہے کہ اس کے آنسوؤں کا ایک چھپڑ لگ جاوے تو بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ تمہارا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل وفاداری کا نمونہ ہو۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 401 ایڈیشن 1984ء)

## زندہ خدا کا اعلیٰ پیغام

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے، موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے۔ اس کی طرف لوٹو۔ اس کی طرف آؤ۔ اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے انعامات کے وارث ہوں۔ ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔ آمین

## ”دعا میں جلد بازی سے کام نہ لو“

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بندہ کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ جب تک وہ جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ کہتا ہے میں نے دعا کی میں نے دعا کی لیکن میں نہیں دیکھتا کہ وہ میری دعا قبول کرے گا۔ تب وہ تھک جاتا ہے اور دعا ترک کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب)

# سیرت خلفائے راشدین

## پاک وبرگزیدہ خلفائے اسلام کے فضائل ومناقب کا تذکرہ

اے بنو عبد المطلب! خدا کی قسم میں تمہارے سامنے دنیا و آخرت کی بہترین نعمت پیش کرتا ہوں، بولو تم میں سے کون اس شرط پر میرا ساتھ دیتا ہے کہ وہ میرا معاون و مددگار ہوگا۔

شہریار اکبر۔ مربی سلسلہ

## تاریخ کا دھارا موڑنے والے عظیم صحابیؓ

1-سیّدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ:۔

تاریخ اسلام میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے مشہور نام حضرت ابوبکرؓ کا ہے۔ آپؓ نہ صرف اسلام کی تاریخ میں بلکہ دنیا کی تاریخ میں بھی بہت اونچا درجہ رکھتے ہیں اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو تاریخ کا رخ موڑ دیتے ہیں۔ آپ کے بچپن اور جوانی کے حالات کے متعلق زیادہ پتہ نہیں چلتا۔ پیدائش پر آپ کا نام عبدالکعبہ رکھا گیا تھا۔ مسلمان ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبد اللہ رکھ دیا۔ آپ کی خوبصورتی کی وجہ سے لوگ آپ کو عتیق کہا کرتے تھے۔ سب سے پہلے مسلمان ہونے کی وجہ سے آپ صدیق کہلائے۔ والد کا نام عثمان ابوقحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر سلمٰی تھا۔ ماں باپ دونوں قریش کے خاندان بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں۔ یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً اڑھائی تین برس چھوٹے تھے۔

(سوانح حضرت ابو بکرؓ۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد، ایم اے، شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ صفحہ نمبر 2-1)

## منصبِ سفارت کاری کا معزز عہدہ

1-سیّدنا حضرت عمر فاروقؓ:۔

عربوں میں تجارت کا پیشہ سب سے زیادہ معزز تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس معزز پیشے کو اختیار کیا اور تجارت کی غرض سے دور دراز ملکوں کا سفر اختیار کیا۔ گو کہ ان سفروں کے حالات پوری طرح تاریخ میں محفوظ نہیں ہیں لیکن آپ کی تجارتی دلچسپیوں کا ذکر تاریخوں میں ملتی ہے۔ عکاظ کے معرکوں اور تجارتی تجربوں نے آپ کو خود دار، تجربہ کار، بلند حوصلہ اور معاملہ فہم بنا دیا۔ انہی اوصاف کی بناء پر آپ کو قریش نے سفارت کے منصب پر مامور کر دیا۔ قبائل میں جب کوئی پر خطر معاملہ پیش آتا تو آپ ہی کو سفیر مقرر کیا جاتا۔

(سیرۃ و سوانح حضرت عمر۔ منصور احمد نورالدین، شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ، صفحہ 3-2)

## مجلسِ شوریٰ کے اہم رکن

3-سیّدنا حضرت عثمان غنیؓ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے سفیر حضرت عثمانؓ بن عفان کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ سرخ و سفید خوبصورت چہرہ والا یہ نوجوان ایام جاہلیت میں بھی اچھے کردار کا مالک تھا۔ انہوں نے شروع میں ہی اسلام قبول کر کے اپنے آپ کو ان ابتدائی مسلمانوں کے گروہ میں شامل کر لیا تھا جن کی قرآن کریم نہایت قابل رشک الفاظ میں تعریف فرماتا ہے۔

انہوں نے خدا کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کیا۔ وہ بہت باحیا اور شریف انسان تھے۔ ان کی خوبیوں کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ وہ بہت نرم دل رکھتے تھے۔ انہوں نے ہزاروں غلاموں کو آزاد کیا۔ مدینہ میں کوئی گلی ایسی نہ تھی جہاں ان کا خرید کردہ آزاد غلام چلتا پھرتا نظر نہ آئے۔ وہ کاتب وحی اور قرآن کریم کے ابتدائی حفاظ میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں سے یکے بعد دیگرے آپ کی شادی ہوئی۔ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اس قدر خدمتِ اسلام کی توفیق ملتی رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق فرمایا: وہ اب جو چاہے کرے خدا اس کو نہیں پوچھے گا۔ جس کا مطلب تھا کہ اب اس سے اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان دس خوش نصیب مہاجرین میں شامل فرمایا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شوری کے رکن تھے اور جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص اعتماد تھا اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی، اس لیے عشرہ مبشرہ کہلائے۔

(سوانح حضرت عثمان غنیؓ۔ شائع کردہ خدام الاحمدیہ، صفحہ نمبر 2)

## جرّی و بہادر معاون و مددگار

4-سیّدنا حضرت علی مرتضیٰؓ:۔

بچپن کے اس زمانے میں حضرت علیؓ کا ایک واقعہ تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جانے والا ہے جو بچوں اور نوجوانوں کے لیے قابل رشک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے تمام رشتہ داروں کو تبلیغ کے لیے اکٹھا کیا اور ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ اس دعوت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و اقارب میں سے کم و بیش چالیس افراد شامل تھے۔ جن میں حضرت حمزہؓ، حضرت عباسؓ، ابوطالب اور ابولہب وغیرہ بھی شامل تھے۔
آپ نے سب کو مخاطب ہو کر فرمایا:
اے بنو عبد المطلب! خدا کی قسم میں تمہارے سامنے دنیا و آخرت کی بہترین نعمت پیش کرتا ہوں، بولو تم میں سے کون اس شرط پر میرا ساتھ دیتا ہے کہ وہ میرا معاون و مددگار ہوگا۔ اس کے جواب میں سارے خاموش رہے۔ محفل پر سکوت طاری تھا۔ کسی کو بھی یہ توفیق نہ مل سکی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں کوئی لفظ کہہ پاتا۔ یہ عالم دیکھ کر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور یوں کہنے لگے: گو میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں اور میری آنکھیں بھی دکھتی ہیں اور میری ٹانگیں پتلی ہیں تاہم میں آپ کا معاون ہوں گا اور دست و بازو بنوں گا۔

(طبری۔ مسند احمد بن حنبل)

(سوانح حضرت علی۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ، صفحہ نمبر 3)

# سیرت خلفائے احمدیت

## پاک و برگزیدہ خلفائے احمدیت کا تذکرہ

فرمایا خوب یاد ہے یہ اس غلطی کا نتیجہ ہے جو میں نے آپ کی بات کا انکار کیا تھا اور اب تو میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میں اس وقت مروں گی جبکہ تم میرے پاس نہیں ہو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

شہریار اکبر۔ مربی سلسلہ

## حصول علم وملازمت

سیّدنا حضرت حافظ مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ:۔

1855-56ء میں روم اور روس کی لڑائی جاری تھی آپ ان دنوں اپنے وطن بھیرہ میں تھے۔ آپ کے سب بہن بھائی ان کے بچے سب ایک رات گھر میں جمع تھے اور سوائے آپ کے سب شادی شدہ تھے۔ آپ نے اپنے ابا امی سے پوچھا کہ کتنے مسلمان مارے جاتے ہیں۔ آپ کے گھر میں اللہ کے فضل سے بہت رونق ہے۔ اگر مجھے اللہ کی راہ میں قربان کر دیں تو بہت ثواب ہوگا۔ اتنے سارے بچوں میں سے ایک کو اللہ کے رستے میں دے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ آپ کو خدا کے ہاں سے بہت ثواب ملے گا۔ مگر آپ کی والدہ صاحبہ نے کہا کہ میں اپنی زندگی میں یہ بات کیسے برداشت کر سکتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ جب میں مروں آپ میرے پاس ہوں۔ چند ہی دنوں کے بعد آپ کے ابا امی کے سامنے ہی باقی بچے فوت ہونے شروع ہوگئے حتیٰ کہ سارا گھر خالی ہوگیا۔ آپ ان دنوں جموں میں تھے۔ ایک دفعہ وطن آئے۔ ایک کمرہ میں سوئے ہوئے تھے کہ آپ کی والدہ ساتھ کے کمرہ میں آئیں اور اتنی زور سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا کہ آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ نے اپنی والدہ کو صبر کی ہدایت کی۔ اور عرض کیا۔ اماں جان! آپ کو معلوم ہے کہ گھر کیوں خالی ہوگیا ہے۔ فرمایا خوب یاد ہے یہ اس غلطی کا نتیجہ ہے جو میں نے آپ کی بات کا انکار کیا تھا۔ اور اب تو میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میں اس وقت مروں گی جبکہ تم میرے پاس نہیں ہوگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، نور اللہ مرقدہ، تصنیف رضیہ درد، صفحہ 7-8)

## بچوں کی نشوونما کا خیال

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ:۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب خلیفہ ثانیؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ بیویوں کی باریاں مقرر تھیں۔ اس لئے ابا جان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا جو ہر تیسرے چوتھے روز دو کھانے ہوتے تھے ہم بچوں کے لئے بڑی مشکل کا وقت ہوتا تھا۔ خود تو بہت کم کھاتے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دو پہر کے کھانے کے وقت جبکہ ابھی کھانا شروع ہی کیا ہوتا تھا پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے آپ کو ڈاک کا تھیلا آجاتا تھا۔ ابھی ایک لقمہ ہی منہ میں ڈالا ہوتا تھا کہ ڈاک کا تھیلا موجود۔ کھانے کے دوران دسترخوان پر بیٹھے بیٹھے تھیلا کھولتے، قلم جیب سے نکالتے اور خط پڑھنے شروع کر دیتے اور ساتھ ساتھ ان پر ہدایات بھی لکھتے جاتے۔ اور ڈاک پڑھتے ہوئے کبھی کبھی منہ میں نوالہ بھی ڈال لیتے۔ ادھر ڈاک ختم کی اور اُدھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ بعض دفعہ خیال آتا تھا کہ اتنی تھوڑی خوراک پر یہ کیسے زندہ ہیں۔ لیکن کھانے کے دوران ہم بچوں پر نگاہ ہوتی تھی کہ کھانا دائیں ہاتھ سے ڈش سے نکالا ہے۔ اپنے سامنے جو کھانا ڈش میں ہے اُس طرف سے نکالا ہے۔ اتنا ہی نکالا ہے جو کھانا ہے۔ کھاتے وقت منہ کھلا تو نہیں رکھتے۔ کھاتے وقت مچاکوں کی آواز تو نہیں نکالتے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے یا نہیں۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے کلی کی کہ نہیں۔

اس گہری نظر کا ایک واقعہ میں نہیں بھولتا۔ مجھے ایک دفعہ خیال آیا کہ میں بھی کم کھانا شروع کروں۔ چنانچہ میں نے نصف پُھلکا کھانا شروع کر دیا (ہمارے ہاں پُھلکا باریک چپاتی جو بہت کم آٹے کی بنائی جاتی ہے کو کہتے ہیں) ابھی تین ہفتے ہی گزرے تھے۔ ہم کھانے پر بیٹھے تھے میں نے اسی طرح نصف پُھلکا لے کر کھانا شروع کیا تو ابا جان نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تین ہفتے سے دیکھ رہا ہوں کہ تم آدھا پُھلکا کھا کر کھانا ختم کر دیتے ہو۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ تمہاری نشوونما کی عمر ہے اس میں مناسب غذا بچوں کو کھانی چاہئے ورنہ قویٰ کمزور ہو جائیں گے۔ پھر آئندہ زندگی کے بوجھ کیسے اٹھا سکو گے۔ پھر فرمایا سالن اور روٹی اور لو اور میرے سامنے کھاؤ اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

(یادوں کے دریچے، صفحہ نمبر 17-18)

## مبشر پیدائش

سیّدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ:۔

ان خوش خبریوں کے پیش نظر بچپن میں ہی آپ کی مقدس دادی حضرت اماں جان (نصرت جہاں بیگم صاحبہ) نے آپ کو اپنا بیٹا بنالیا اور اپنی آغوش تربیت میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت اماں جان کی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں: حضرت اماں جان ناصر احمد کو بچپن میں اکثر یحییٰ کہا کرتیں اور فرماتی تھیں کہ یہ میرا مبارک ہے، یحییٰ ہے، جو مجھے بدلہ مبارک کے ملا ہے۔

(بشارات ربانیہ مولفہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب صفحہ 17)

آپ کی پیدائش سے دو ماہ قبل حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی اپنے ایک خط میں لکھا:

”مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور (دین حق) کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔“

(الفضل قادیان مورخہ 8 اپریل 1910ء)

## پیدائش اور بچپن

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ:۔

آپ کی پیدائش خاندان کے لئے اس وجہ زیادہ خوش کن تھی کہ سیّدہ مریم (جو آپ کی پیدائش کے بعد اُم طاہر کہلانے لگیں) کے ہاں دو بیٹیوں کی پیدائش کے بعد ایک بیٹا چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوگیا تھا۔ اب خدا تعالیٰ نے نعم البدل کے طور پر یہ خوبصورت بچہ آپ کو عطا فرمایا۔

طاہر احمد کی آنکھیں بھوری اور بال باریک اور سیاہ تھے۔ ناک ستواں لیکن ذرا خمدار تھی۔ رنگ گورا تھا۔ میانہ قد اور متناسب اور پھرتیلا جسم تھا۔ جب آپ کا دودھ چھڑایا گیا تو آپ کی دایہ آپ کو ڈیری فارم پر لے جاتی جہاں بھینس کے دودھ کی دھاریں آپ کو پلائی جاتیں۔

آپ بچپن میں بہت کم بیمار ہوئے۔ بہت شگفتہ مزاج، ہنس مکھ تھے۔ شرارتیں بھی کرتے لیکن ایسی نہیں کہ کسی کا دل دکھے۔

(نصیر احمد انجم، استاذ جامعہ احمدیہ، شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ، صفحہ نمبر 3-4)

# تذکرہ صحابی رسول اللہ ﷺ

## مردانِ حق میں سے ایک

**حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے متعلق ذکر ہے کہ:۔**

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو خوبصورت اخلاق اور کردار کے ساتھ قیادت کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ ان کی اس خوبی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خاندان قریش میں سے تین ایسے مردان حق ہیں۔ جو نہایت اعلیٰ اخلاق کے حامل، انتہائی حیادار اور مقام سیادت پر فائز ہیں۔ اور وہ ہیں ابوبکرؓ و عثمانؓ اور ابوعبیدہؓ بن الجراح۔

پاکیزہ اوصاف کی بناء پر آپ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ کو بہت محبوب تھے، ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے رسول خدا ﷺ سے بے تکلف گھریلو گفتگو کے دوران پوچھا کہ آپ کو اپنے اصحاب میں سے سب سے پیارے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ، انہوں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا عمرؓ، حضرت عائشہؓ نے تیسری مرتبہ پوچھا پھر کون رسول کریم ﷺ نے جواب دیا ابوعبیدہؓ بن الجراح۔ بلاشبہ ابوعبیدہؓ سے رسول خدا ﷺ کی یہ للّٰہی محبت ان کے اخلاص و فدائیت ایثار اور خدمات دینی کے باعث تھی۔ انہوں نے عین عالم شباب میں اسلام قبول کیا اور اپنی جوانی خدمت دین میں گزار دی۔

(سیرت صحابہ رسول اللہؐ، ح م ا، فاضل عربی، استاذ الحدیث، صفحہ نمبر 129-128)

# تذکرہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## سلطانی و فضلی حُلیے

**سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی اولادِ مبارکہ کی چہروں کے متعلق عرض ہے کہ:۔**

صاحبزادہ صاحب کی شکل و صورت کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب دام فیضہم کی روایت درج کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:
ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ شکل کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے دو ٹائپ ہیں۔ ایک سلطانی اور دوسرا فضلی۔ یعنی ایک وہ جو مرزا سلطان احمد صاحب سے مشابہ ہیں۔ اور دوسرے وہ جو مرزا فضل احمد صاحب سے مشابہت رکھتے ہیں۔ سلطانی ٹائپ میں حضرت خلیفہ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، مبارک احمد صاحب مرحوم، امتہ النصیر مرحومہ اور امتہ الحفیظ بیگم شامل ہیں اور فضلی ٹائپ میں عصمت مرحومہ، شوکت مرحومہ صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب (یعنی خاکسار مولف) اور مبارکہ بیگم شامل ہیں۔
خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب مکرم کی خود ساختہ اصطلاح کی رُو سے سلطانی ٹائپ سے لمبا کتابی چہرہ مراد ہے۔ اور فضلی ٹائپ سے گول چہرہ مراد ہے... مبارک احمد مرحوم کے متعلق مجھے شبہ ہے کہ وہ بقول میر صاحب سلطانی ٹائپ میں شامل نہیں تھا، بلکہ فضلی ٹائپ میں شامل تھا یا شاید بین بین ہوگا۔ واللہ علم۔

(اصحاب احمد، ملک صلاح الدین، ایم اے، جلد 1، صفحہ نمبر 25-24)

# شرائطِ بیعت

## بیان فرمودہ شرائطِ بیعت کی تیسری قسط کا تسلسل

اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

حافظ جہانزیب قریشی

## یعنی یہ برکات اس درود کی وجہ سے ہیں جو تو نے محمد ﷺ پر بھیجا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "درود شریف کے طفیل ۔۔۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو"۔

(الحکم ۔ بتاریخ 28 فروری 1903ء ۔ ص 7)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے، اُسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق ۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپؐ پر درود پڑھو اور آپؐ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو، سب حکموں پر کاربند رہو"۔

(البدر ۔ جلد 2 ۔ نمبر 14 ۔ بتاریخ 24 اپریل 1903 ۔ ص 109)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "اللّٰھم صلِّ وسلِّم وبارک علیه وآله بعدد همّه وغمّه وحُزنه لِهٰذه الاُمّة وَاَنزِل عَلَيهِ اَنوارَ رَحمَتِكَ اِلَى الاَبَدِ"۔

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 ص 11)

ترجمہ:۔ اے اللہ درود اور سلام اور برکتیں بھیج آپؐ اور آپؐ کی آل پر۔ اتنی زیادہ رحمتیں اور برکتیں جتنے ہم و غم اور حزن آپؐ کے دل میں اس امت کے لئے تھے اور آپؐ پر اپنی رحمتوں کے انوار ہمیشہ نازل فرماتا چلا جا۔

## استغفار میں مداومت اختیار کریں

پھر اس تیسری شرط میں استغفار کے بارہ میں بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۔

(سورۃ نوح آیت 11 تا 13)

پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے ۔ وہ تم پر لگا تار برسنے والا بادل بھیجے گا۔ اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۔

(النصر آیت 4)

پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اس سے مغفرت مانگ ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اس بارہ میں ایک حدیث ہے۔ ابی بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کو دو امانتیں دینے کے بارہ میں وحی نازل کی جو یہ ہیں۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۃ

یعنی اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک تو ان میں موجود ہو اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔ پس جب میں ان سے الگ ہو تو میں نے ان میں قیامت تک کے لئے استغفار چھوڑا۔

(جامع ترمذی ۔ کتاب تفسیر القرآن تفسیر سورۃ الانفال)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے (یعنی استغفار کرتا رہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کی کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(سنن ابی داؤد ۔ کتاب الوتر ۔ باب فی الاستغفار)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"۔۔۔۔۔ استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا۔ کیونکہ غَفَر جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ گویا استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لیکر

اپنی قدوسیت میں حصہ دے۔ یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی برہنگی کے بد اثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا مبدء فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے دور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے اس لئے پاک زندگی حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمہ ء طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدفعہ لے جائے۔ خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب۔ روحانی خزائن جلد12 ص346-347)

پھر آپؑ نے فرمایا: "۔۔۔۔ جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہو سکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گنہگار ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے۔ وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص34)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ة

یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام:

ربِّ کُلِّ شَیئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَحفَظنی وَانصُرنِی وَارحَمنِی"۔

(ملفوظات جلد دوم ص 577 جدید ایڈیشن)

## ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ تہجد کو لازم کرلیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ تہجد کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے۔ کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے دعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جب کہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔"

(ملفوظات ایڈیشن ۱۹۸۸ء، جلد دوم صفحہ ۱۸۲)

# تحریکِ جدید اور ثمرات

## 1934ء میں جاری کردہ ایک الٰہی تحریک کا تعارف

ہم تو اُمید رکھتے ہیں کہ تحریک جدید کے یہ دور غیر محدود ہوں گے اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے اسی طرح تحریک جدید کے دور بھی نہیں گنے جائیں گے۔

محمد عثمان قمر۔جرمنی

## بابرکت تحریک کا آغاز

1934ء میں مجلس احرار نے جماعت کے خلاف ایک مہم چلائی اور کہا کہ وہ جماعت کو مٹا کر دم لیں گے۔

اس کے مقابل پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتے دیکھتا ہوں اور احرار کہتے ہیں کہ وہ جماعت کو مٹا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسا منصوبہ سمجھایا ہے جس کے نتیجہ میں جماعت دنیا کے سب ملکوں میں پھیل جائے گی اور کوئی بھی نہ ہو گا جو اس کو مٹا سکے۔ چنانچہ اس وقت حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا اور اس تحریک کے بارہ میں فرمایا:۔

”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچا دیا جائے۔“

(خطبہ جمعہ 27 نومبر 1942ء)

شروع شروع میں یہ تحریک عارضی تھی مگر جب انیس سال مکمل ہوئے تو حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ نے فرمایا:۔

"جب انیس سال ختم ہونے کو آئے ہیں تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اُس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک کہ تمہارا سانس قائم ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27 نومبر 1953ء)

## تحریک جدید کا مقام و مرتبہ اور اعلیٰ اعزاز

آپ نے مزید فرمایا:۔

"ہم تو اُمید رکھتے ہیں کہ تحریک جدید کے یہ دور غیر محدود ہوں گے اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے اسی طرح تحریک جدید کے دور بھی نہیں گنے جائیں گے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ تیری نسل گنی نہیں جائے گی۔ اور حضرت ابراہیم کی نسل نے دین کا بہت کام کیا یہی حال تحریک جدید کا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 22 نومبر 1935ء)

## تحریکِ جدید میں شمولیت کی اہمیت

9 نومبر 1934ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"گو اس میں شامل ہونا اختیاری ہو گا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہو گا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہاں میں پکڑا جائے گا۔"

ابتداء میں تحریک جدید میں شمولیت کے معیار کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"پس دوسرا مطالبہ اس تحریک کے ماتحت میرا یہ ہے کہ جماعت کے ذی ثروت لوگ جو سو سو روپیہ یا زیادہ روپیہ دے سکیں اس کے لئے رقوم دیگر ثواب حاصل کریں اس تحریک میں بھی غرباء کو حصہ دلانے کیلئے میں اجازت دیتا ہوں کہ جو لوگ پانچ پانچ روپیہ اس مد میں دے سکیں وہ بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔"

(الفضل قادیان، 29 نومبر 1934ء)

## مالی قربانی کا متعین کردہ معیار

تحریک جدید جیسی عظیم تحریک میں ہر شخص نے اپنے لئے قربانی کے معیار کا خود فیصلہ کرنا ہے۔ لیکن یہ فیصلہ کرتے وقت تحریک جدید کی اہمیت و عظمت اور لامحدود بین لاقوامی ذمہ داریوں کے ساتھ خلفاء سلسلہ کے ارشادات کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے مختلف موقعوں پر مختلف معیاروں کو اختیار کرنے کی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے مثلاً اُس کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ وعدہ لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور وہ اگر ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو روپے ہی بطور وعدہ لکھوا دے تو ہم سمجھیں گے کہ اُس نے تکلیف اُٹھا کر قربانی کی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 4 دسمبر 1953ء)

## وعدہ جات کا معیار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجلس مشاورت 1969ء میں تحریک جدید کے وعدہ جات کے معیار کے متعلق فرمایا:۔

"تحریک جدید کی پہلے دن سے بنیاد طوعی قربانی پر ہے۔۔۔۔ یہ بات کہ تحریک جدید کا چندہ ماہوار آمد کا کم از کم 1/5 ہونا چاہیے۔ یہ شرح مقرر نہیں ۔۔۔۔۔"

حضرت مصلح موعود کے دل میں ساری دنیا کی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ رقم زیادہ ہو تا کہ ہم غلبہ اسلام کی مہم میں زیادہ تیزی پیدا کر سکیں۔ حضور نے خدام سے عہد لیتے ہوئے فرمایا:۔

"اور وہ عہد یہ ہے کہ آپ کے ہمسایہ میں یا آپ کے گاؤں میں یا آپ کے محلہ میں اگر کوئی ایسا احمدی ہو جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہا تو آپ اسے تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں تک کہ ایک احمدی بھی نہ رہے جو تحریک جدید میں حصہ نہ لے رہا ہو..."

(خطاب مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ مرکزیہ 23 اکتوبر 1950ء)

## اولین چندہ دہندگان کی عظیم قربانیوں کے ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ 25 اکتوبر 1985ء میں چندہ تحریک جدید کی قربانی کے متعلق ارشاد فرمایا:۔

"تحریک جدید میں جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اسے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے ۔۔۔۔ جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ دو دو روپے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا۔۔۔۔ جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آ رہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے اُن چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے ان چندوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ مثال تھے۔ ۔۔۔۔ نیکی کا عجیب ماحول تھا جس رنگ میں وہاں چندے دیئے جاتے تھے وہ ایک ایسا منظر ہے کہ شاذ و نادر ہی تاریخ میں ایسے مناظر آیا کرتے ہیں کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں انجمن کے غریب کارکن دیا کرتے تھے آج بھی یہ مناظر ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور احمدیت کی برکت سے بڑے حسین نقوش ظاہر ہو رہے ہیں لیکن انکا آغاز قادیان سے ہوا ہے، اور تحریک جدید نے اس مالی قربانی کی رغبت پیدا کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے۔ اسے ہم کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

## مالی قربانی سے قبل حکمتِ عملی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک جدید کی قربانی میں کتنا اور کس طرح حصہ لیا جائے، کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اس مالی قربانی (تحریک جدید) کا فلسفہ سیدنا حضرت فضل عمر نے بیان فرماتے ہوئے اس امر کی بھرپور تلقین فرمائی کہ ہر جہت سے بچت عمل میں لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ استطاعت کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے ہر فرد جماعت فحشاء سے احتراز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا طالب ہو۔"

(خطبہ 5 نومبر 1993ء)

## یاد رکھو! کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا

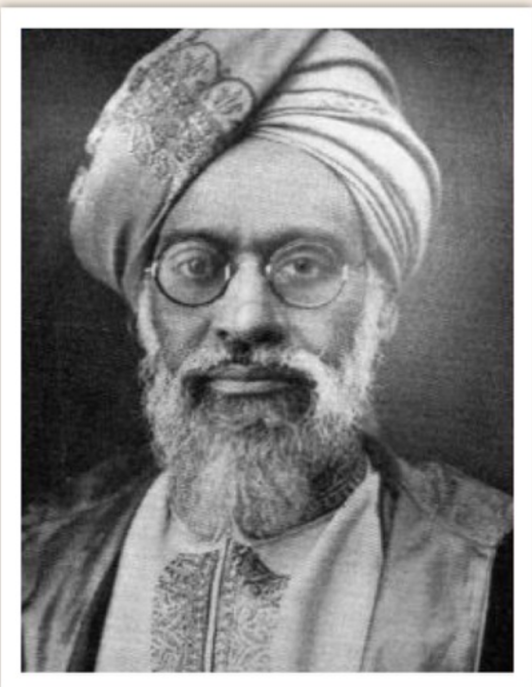

ایک دفعہ مفتی محمد صادق صاحبؓ قادیان سے واپس لاہور جا رہے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ازراہِ شفقت فرمایا:

"لاہور کی جماعت کو ہماری طرف سے السلام علیکم کہہ دیں اور ان کو سمجھا دیں کہ دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پروا نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ ہر ایک آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں پیش آجاؤ"

یہ ایک قدرے طویل پیغام ہے ایک دردمند باپ کی طرح محبت بھرے دل سے اپنے بچوں کے لیے صلح و امن کا پیغام دیا ہے جس سے آپ کی اپنے مریدین کے لئے محبت چھلکتی ہے۔ فرماتے ہیں:

"یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 174 تا 175، ایڈیشن 2003ء)

# انصار ڈائجسٹ

## احمدی مصنّفین کے بنیادی اصولی رنگ کی اہمیت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے نے چند کتب پر ریویو کرتے ہوئے احمدی مصنّفین کی اصولی رنگ میں رہنمائی کرتے ہوئے ان سے اس امید کا اظہار فرمایا کہ وہ اپنی کتابوں میں صرف صحیح روایات اور سچے اور ثابت شدہ واقعات درج کرنے کی کوشش کریں گے اور کچی اور سُنی سنائی باتوں سے اجتناب رکھیں گے تاکہ ان کی کتابیں ان برکات سے متمتّع ہوں جو خدا کی طرف سے ہمیشہ صداقت کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔

# خیاطِ ازل کے ہاں

قسط نمبر 4

مجھے رسول اللہ ﷺ کی پیٹ مبارک یاد آرہا تھا کہ اس پر دو پتھر باندھے ہوئے تھے تا بھوک کا اثر کم محسوس ہو جبکہ صحابہ کرام نے ایک ایک پتھر باندھا ہوا تھا۔

رحیق المختوم - یوکے

## سبعہ مساجد

جب خندق پر پہنچے تو سورج سوا نیزے پر تھا۔ خندق اسلامی تاریخ میں احزاب کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اور ہم یہاں پہنچے تو سورج سوا نیزے پر تھا۔

یہاں کا نظارہ کرتے ہوئے تاریخ اسلام کے گوشے ذہن میں اُبھر رہے تھے۔ سخت سردیوں کے دن تھے۔ اور اسلام کا ایسا دور تھا جب قبائلِ عرب کی دشمنی عروج پر تھی۔ مدینہ پر حملہ آور قریش کا لشکر بعض روایات کی رو سے چوبیس ہزار کفار پر مشتمل تھا۔ کیسے خندق کی کھدائی ہوئی کیسے ایک سخت پتھر آیا جو صحابہ سے ٹوٹ ہی نہیں رہا تھا اور رسول اللہ ؐ نے جب کدال سے اس پتھر کو توڑا تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ مجھے شام کے محلات کی چابیاں دی گئیں فارس کے محلات کی چابیاں بھی دے دی گئیں اور یمن کے محلات بھی مجھے عطا کر دیے گئے۔

مجھے رسول اللہ ﷺ کا پیٹ مبارک یاد آرہا تھا کہ اس پر دو پتھر باندھے ہوئے تھے تا بھوک کا اثر کم محسوس ہو جبکہ صحابہ کرام نے ایک ایک پتھر باندھا ہوا تھا۔ ایک طرف خطرناک دشمن کا خطرہ اور دوسری طرف بد عہد یہودی قبائل بنو قریظہ کی بغاوت۔ تاریخ میں بیان ہے کہ اس غزوہ سے زیادہ بڑی مسلمانوں پر آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں کوئی مصیبت نہیں آئی۔

اب یہاں اس خندق کا تھوڑا سا حصہ موجود ہے جو غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے پر کھودا تھا۔ یہاں چھ مساجد موجود ہیں جو کہ مختلف صحابہ کے نام پر ہیں۔ اور ساتویں مسجد جو کہ ”مسجد قبلتین“ ہے یہاں سے کوئی دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اسے بھی ان مساجد کی گنتی میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تمام ”سبعہ مساجد“ کہلاتی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مسجد الفتح، مسجد سلیمان فارسی، مسجد ابوبکر، مسجد عمر، مسجد علی اور مسجد فاطمہ۔ چار مساجد پتھروں سے تعمیر ہیں اور نہایت سادہ ہیں۔ لوگوں نے ان کے محرابوں کے اندر اپنے نام لکھ چھوڑے ہیں جو کہ ایک اچھا تاثر نہیں چھوڑتے۔ جبکہ خندق کے بالکل ساتھ دو مساجد کو جوڑ کر جدید طرز پر ایک نہایت خوبصورت اور کشادہ مسجد تعمیر کر دی گئی ہے۔

پتھروں سے بنی ایک حجرہ نما مسجد ابوبکرؓ میں دو رکعت نفل ادا کیے اور کچھ دیر اردگرد کا نظارہ بھی کیا۔

## مسجد قبلتین

یہ ہجرت کا دوسرا سال تھا مدینہ میں مسلمان آزادانہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا تھے، مسجد کی تعمیر بھی ہو چکی تھی مگر رسول اللہ ﷺ کی ایک دلی خواہش ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ ابھی تک حضور ﷺ اور تمام مسلمان بیت المقدس فلسطین کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ کو قبلہ بنایا جائے کیونکہ کعبہ خدا کی عبادت کا پہلا گھر تھا جو دنیا میں تعمیر ہوا تھا۔ اور یہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور عربوں کے جدِ اعظم حضرت اسماعیل ذبیح اللہؑ کی یادگار بھی تھا۔ پھر چونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مسکن بھی مکہ ہی تھا اس لیے قبلہ ہونے کا حق بھی مکہ کے کعبہ کا ہی بنتا تھا۔

تاریخ کے مطابق آپ ﷺ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے اور اسی دوران آپ نے اپنا رُخ بیت المقدس سے بدل کر کعبہ کی طرف موڑ دیا۔ اور آپ کے پیچھے تمام نمازیوں نے اپنے رُخ بدل دیے۔

ہجرت کا دوسرا سال اور مہینہ شعبان کا تھا میرے حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ مدینہ کے محلہ بنو سلمہ میں ایک جگہ نماز ادا کر رہے تھے کہ دورانِ نماز اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب فرمایا ”یقیناً ہم دیکھ چکے تھے تیرے چہرے کا آسمان کی طرف متوجہ ہونا۔ پس ضرور تھا کہ ہم تجھے اس قبلہ کی طرف پھیر دیں جس پر تو راضی تھا۔ پس اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لے“۔

(سورہ البقرہ ۱۴۵)

اللہ تعالیٰ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت کے انوکھے انداز ہیں اور یہ اپنے محبوب کو اجازت کے لیے الفاظ بھی انوکھے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ ہمیں اے رسولؐ تمہاری خواہش کا بخوبی علم ہے اور وہیں رسول اللہ ﷺ کا اپنے اللہ کی طرف اطاعت کا جذبہ بھی نظر آتا ہے کہ خود اپنے لبوں سے اپنی خواہش کا ذکر تک نہیں کیا بلکہ راضی برضا رہے۔ اللہ اللہ

تاریخ کے مطابق آپ ﷺ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے اور اسی دوران آپ نے اپنا رُخ بیت المقدس سے بدل کر کعبہ کی طرف موڑ دیا۔ اور آپ کے پیچھے تمام

نمازیوں نے اپنے رُخ بدل دیے۔اسی واقعہ کی مناسبت سے اس مسجد کو مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔

ہم اس مسجد میں ایک عجیب شوق سے گئے کہ یہاں ایک لافانی محبت کا ثبوت پیش ہوا تھا۔یہاں رسول اللہ ﷺ کی خواہش کی تکمیل ہوئی تھی۔ اس طرف جاتے ہوئے دل و جان اپنے رب کے حضور شکر کے کلمات ادا کر رہے تھے۔ موسم میں خوشگوار تبدیلی ہو رہی تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ یہاں دو رکعت شکرانے کے نفل ادا کئے۔ یہ سفید رنگ کی ایک دیدہ زیب دو منزلوں پر مسجد ہے۔ اسکی مزید توسیع کی جا رہی ہے۔

مدینہ میں ایک پاکستانی ڈرائیور مل گیا جو ہمیں مسجد شیخین لے گیا۔ یہ مسجد پتھروں سے بنی نہایت سادہ سی اور حجم میں چھوٹی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب غزوہ اُحد کے لیے رسول اللہ ﷺ نکلے تو یہاں کچھ دیر قیام فرمایا تھا اور جنگ کے لیے زرہ زیب تن فرمائی تھی۔ یہ مسجد شاید مستقل طور پر بند ہے۔ کچھ وقت گزارنے کے باوجود یہاں دیکھ بھال کے لیے کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ ہم نے صرف باہر سے اسکا نظارہ کیا۔

## جنت البقیع

یہ بہت بابرکت قبرستان ہے۔ اور مسجد نبوی کے صحن سے ہی یہاں جانے کا رستہ جاتا ہے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صحت جب کمزور ہو رہی تھی اور ضعف کے آثار تھے تو ماہ صفر کی ایک رات آپؐ نے اپنے خادم ابو مُوَیہبہ کو جگایا اور اسے ساتھ لیکر جنت البقیع تشریف لے گئے جہاں آپؐ نے قبروں کے پاس کھڑے ہو کر دُعا کی کہ "اے میرے اللہ! مدفونینِ بقیع کی مغفرت فرما"

آپ ﷺ نے ابو مویہبہ سے فرمایا "میرے سامنے دنیا جہان کے خزانوں کی چابیاں اور غیر معمولی لمبی زندگی پیش کی گئی تھی اور اس کے مقابل پر جنت رکھی گئی تھی۔ میں نے ان میں سے اپنے رب سے ملنے اور جنت کو اختیار کیا۔

(ابن سعد، ذکر خروج)

> اللہ تعالیٰ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت کے انوکھے انداز ہیں اور یہ اپنے محبوب کو اجازت کے لیے الفاظ بھی انوکھے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ ہمیں اے رسولؐ تمہاری خواہش کا بخوبی علم ہے

حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے رات کو جنت البقیع جانے کے بارہ میں پوچھا تو آپؐ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو حکم ملا تھا کہ آپؐ جنت البقیع جائیں اور وہاں کے مکینوں کے لئے دُعا کریں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ جنت البقیع سے واپس لَوٹے تو آپکے سر مبارک میں شدید درد تھا۔

یہاں بہت سے بزرگ اور کبائر صحابہ، ازواج مطہرات مدفون ہیں گو کسی بھی قبر پر کوئی نام حسب نسب نہیں مگر جو اہم قبریں ہیں انکے گرد اینٹوں کا چھوٹا سا احاطہ بنا دیا گیا ہے۔ اس قبرستان میں عورت کی قبر پر دونوں طرف ایک ایک اینٹ نشانی کے طور پر رکھ دی جاتی ہے جس سے لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ عورت کی قبر ہے جبکہ مرد کی قبر پر سرہانے کی طرف ایک اینٹ یا پتھر رکھا جاتا ہے۔

کسی اہم قبر کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر اہم قبر پر ایک سپاہی کھڑا ہوتا ہے۔ قبرستان کے شروع ہوتے ہی قبروں کے دو تین اہم احاطے ہیں جن پر بہت سے سپاہی پہرہ دے رہے ہوتے ہیں اور زائرین کو زیادہ دیر کھڑا نہیں ہونے دیتے۔ مقامی لوگوں کے مطابق ان قبروں میں حضرت عائشہ و دیگر امہات المومنین ہیں۔

عموماً یہ قبرستان بند رہتا ہے اور یہاں اندر جانے کا سب سے بہترین وقت کسی بھی نماز کے بعد کا ہے۔ کیونکہ مسجد نبوی میں ہر نماز کے بعد نماز جنازہ حاضر ادا ہوتی ہے۔ اور جب جنازے کو دفن کرنے کے لیے جنت البقیع لے جایا جاتا ہے۔ لوگ اس جنازے کے ساتھ چلے جاتے ہیں اور زیارت کر لیتے ہیں۔ مجھے دو دفعہ جنت البقیع کے اندر جا کر فاتحہ خوانی کا موقع ملا۔

دو ہزار تین میں جب لندن آیا تو مسجد فضل میں واقع بک اسٹور کے نگران مکرم محمد احمد درویش صاحب سے ملاقات ہوئی اور یہیں سے ان کے ساتھ سلام دعا کا ایک سلسلہ شروع ہوا جو اُن کی وفات ۲۰۰۸ء تک قائم رہا۔ مجھے یاد ہے کہ انکی

ربوہ میں شاید گھڑی سازی کی دکان بھی ہوا کرتی تھی۔ مرحوم ایک سادہ درویش اور نہایت دعاگو محبت کرنے والا وجود تھے۔ جب بھی ملتے نہایت شفقت سے پیار کیا کرتے تھے۔۲۰۰۸ میں کچھ دن نظر نہیں آئے ایک دن معلوم ہوا کہ ان کی وفات ہو گئی ہے۔ تحقیق پہ پتا چلا کہ بزرگ عمرہ کی ادائیگی کو گئے تھے۔ اور مدینہ میں ان کی وفات ہوگئی۔ مدینہ کا قانون ہے کہ جو مسلمان بھی مدینہ میں وفات پائے گا اسے جنت البقیع میں لازمی دفنایا جائے گا۔ مرحوم کو یہ سعادت ملی کہ انہیں مسجد نبوی کے صحن سے ملحقہ اس قبرستان میں دفنایا گیا۔

> کسی اہم قبر کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر اہم قبر پر ایک سپاہی کھڑا ہوتا ہے۔ قبرستان کے شروع ہوتے ہی قبروں کے دو تین اہم احاطے ہیں۔ جن پر بہت سے سپاہی پہرہ دے رہے ہوتے ہیں اور زائرین کو زیادہ دیر کھڑا نہیں ہونے دیتے۔

## ریاض الجنتہ اور اصحاب صفہ کا چبوترہ

پھر ہماری موبائل ایپ چل پڑی اور ہم نے فوراً ریاض الجنتہ حاضری کا وقت بک کر لیا۔ ریاض الجنتہ کیا ہے؟ یہ دراصل اس جگہ کو کہتے ہیں جو روضہ رسول ﷺ اور آپ کے منبر کے درمیان ہے۔ ہم نے صبح دس بجے کا وقت بک کیا تھا اور ساڑھے نو بجے مسجد نبوی میں پہنچے تو ایک نہایت لمبی قطار ہماری منتظر تھی۔ گھنٹہ بھر قطار میں رینگتے رہے۔ پھر روضہ رسول کے خارجی دروازے کے سامنے ایک جگہ گروپ کی شکل میں بٹھا دیا گیا۔ وہاں قریباً آدھ گھنٹے بیٹھے رہے۔ پھر دوبارہ قطار میں لگے اور ریاض الجنتہ کے داخلی دروازے کی طرف چل دیے۔ داخلی دروازے سے گزرتے ہوئے ایک عجب کیفیت تھی۔ سب سے پہلے اصحاب صفہ کے چبوترے کے پاس سے گزرے۔ ہمارے گروپ سے پہلے والا گروپ ابھی دو رکعت نفل ادا کر رہا تھا سو ہمیں اس چبوترے کے پاس بٹھا دیا گیا۔ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ اس چبوترے کے پاس چند گھڑیاں مناجات پیش کرنے کی اجازت مل جائے۔ میری کمر کی طرف یہ چبوترہ تھا اور بائیں طرف چند فٹ کے فاصلے پر روضہ رسول کی جالیاں تھیں۔ سپاہی ہمہ وقت مستعد تھے کہ کوئی بھی زائر دل کش کفر نہ کر سکے۔ اگر بے حرمتی کا ڈر نہ ہوتا تو اس جگہ ایک آدھ دل کش کفر تو میں کر ہی لیتا۔

خیر یہاں بیٹھے بیٹھے خواہش یہ تھی کہ یہ پل یہ گھڑیاں کبھی ختم نہ ہوں کجا کہ ہم نہ رہیں۔ خیر ہر خواہش پوری ہونے کے لیے تو نہیں ہوتی نا!

یہاں بیٹھ کر قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ یا عین فیض اللہ والعرفان پڑھنے کی توفیق ملی اور اسکے علاوہ جتنی اردو پنجابی عربی دعائیں یاد تھی وہ سب بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔ مالی داکم پانی لانا بھر بھر مشکاں لاوے۔ یہاں ہم نے خوب اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

جب پہلے والا گروپ فارغ ہو گیا تو اب ہماری باری تھی ریاض الجنتہ میں نفل کی۔ میرے بائیں طرف منبر رسول اور دائیں طرف روضہ رسول کی جالیاں تھیں۔ مسجد نبوی میں کل آٹھ ستون ہیں جن کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔ اور ہر ستون کی ایک کہانی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے۔ ان ستونوں کے نام کچھ یوں ہیں۔

المخلقہ ستون۔ یہ نبی پاک کے مصلی کی جگہ پر موجود ہے۔

اسطوانہ عائشہؓ۔ یہ منبر رسول، روضہ رسول اور قبلہ کی جانب موجود ہے۔ یہاں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

اسطوانہ السیر۔ اس جگہ رسول پاک ﷺ کا بستر ہوتا تھا۔ اور اسے توبہ کا ستون بھی کہتے ہیں۔ یہ روضہ کی کھڑکی کے پاس ہے۔

اسطوانہ الحرس۔ یہ حضرت علیؓ سے منسوب ہے۔ یہاں حضرت علیؓ مسجد کی پہرے داری کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔

اسطوانہ الوفود۔ یہاں رسول اللہ ﷺ مدینہ آنے والے وفود سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ اور صحابہ کی محفلیں بھی یہاں لگا کرتی تھیں۔

اسطوانہ مقام جبریل۔ یہ مسجد نبوی کے شمال مغربی کونے پر ہے۔ یہ حجرہ رسول کی دیوار میں بنایا گیا۔

اسطوانہ تہجد۔ یہ حضرت فاطمہؓ کے حجرہ کے عقب میں ہے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ اکثر تہجد ادا کیا کرتے تھے۔

ہمیں یہاں قریباً بیس منٹ دیے گئے کہ دو رکعت نفل ادا کیے جا سکیں۔ صدیوں صحرا کا سفر کرنے والے پیاسے کو دو گھونٹ جیسے دے دیے گئے ہوں۔ یہاں

گزارے چند لمحے ابھی بھی سوچ میں ہیں۔ اور ایک سرشار کیفیت ہے۔ مگر پیاس ہنوز قائم است۔ بلکہ بڑھ چکی ہے۔یہاں سجدے لمبے اور قیام مختصر ہوتا ہے۔ ایک مخصوص دعا جو اس سفر کے شروع سے دل میں گڑھ چکی تھی وہی اپنے لیے مانگی گئی۔ اپنی پھٹی بوسیدہ جھولی سامنے رکھ دی گئی۔ اپنی گناہگار روح پیش کر دی گئی۔ اور ماتھا جب زمین پہ لگایا اور کہا "مالکا۔ غلام حاضر ہے۔ جو چاہے سلوک کر، تو زبردست ہے اور زبردست جب قابو پا لیتا ہے تو اسکی شان بدلہ نہیں رحم و بخشش ہے۔ تو اپنی شان کے مطابق سلوک کر۔ ہاں اپنے سلوک میں اپنے محبوب کا لحاظ ضرور رکھنا۔"

مدینہ میں جاکر دل میں کسی کے خلاف کینہ اور بغض نہیں رہتا، ہر طرح کا گلہ دل سے نکل جاتا ہے۔ سو اپنے ہر جاننے والے پیارے، عزیز دوست رشتہ دار تو دعاؤں میں تھے ہی۔ مگر ان لوگوں کے نام بھی زبان پر دعا کی صورت میں آئے جنہوں نے کبھی تکلیف دی یا جن کی زیادتی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس میں میری کوئی کوشش نہیں تھی یہ خود بخود نکلے۔ ایسے ایسے بھولے بسرے نام بھی جنکو بھولے ایک زمانہ ہو گیا۔

ہماری مناجات و التجاؤں کا سلسلہ جاری تھا کہ سپاہیوں کی آوازیں آنا شروع ہو گئی کہ اب وقت ہو چکا نماز ختم کی جائے۔ اور ہم نے اپنی نماز ختم کی۔ اور نم دیدہ آنکھوں سے روضہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے باہر نکل آئے۔ باہر نکل کر دوبارہ موبائل ایپ کے ذریعہ وقت حاصل کرنے کی کوشش کی تو پتا چلا کہ ایک ماہ بعد اب دوبارہ وقت مل سکتا ہے اور ہمیں کل مدینہ سے رخصت ہونا تھا۔

## سلامِ مسیح پاک علیہ السلام

جس کسی کو مسجد نبوی اور ریاض الجنتہ اور مکہ جانے کا موقع ملے وہ وہاں جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلام اور آپؑ کے لئے دعا ضرور کرنی چاہیے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت منشی احمد جانؓ کو بموقع حج بطور خاص دعا کے لئے فرمایا تھا۔

اس کے علاوہ اپنی زبان میں بحضور دربارِ محبت و عقیدت یہ عرض کریں کہ "یا رسول اللہ ہم نے آپؐ کے حکم کو مان کر آپؐ کی اتباع میں آنے والے مسیح کو مان لیا ہے۔ آپؐ کا سلام پہنچا چکے ہیں۔ آپؐ کی اطاعت و عشق کی وجہ سے آپ کی امت کے ناعاقبت اندیش لوگوں نے اس مسیح کو دجال و کافر کے لقب دیے ہیں۔ اس مسیح کے خلاف ایک طوفانِ بدتمیزی برپا ہے۔ جگہ جگہ اس مسیح کے ماننے والوں کو کافر کہا جاتا ہے۔ ہمارے خون کو ارزاں کر دیا گیا ہے۔ اس مسیح کی اطاعت کی وجہ سے ہم احمدیوں کے قتل کے فتوے جاری ہو چکے ہیں۔ اے پیارے نبیؐ ہم احمدی آپؐ کی خدمت میں آپؐ کی امت کی شکایت نہیں کرتے نا انکے خلاف کوئی بدعا کرتے ہیں کیونکہ آپؐ کے عاشق آپؐ کے مسیح نے ہی فرمایا تھا کہ

تیرے منہ کی ہی قسم ہے میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے رُخِ روشن کے صدقے اس امت کو عافیت کے حصار میں داخل کر دے اور مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والا بنا دے۔ تمام ظالم لوگوں سے جنہوں نے اس پیارے دین کے نام پر ظلم کیا ہے نجات عطا کرے۔ آمین"

# "دین کی خاطر ہر وقت قربانی کے لئے تیار رکھتے ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک دفعہ 1927ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانؓ امیر جماعت لاہور کے متعلق فرمایا:

"...اِس کا امیر بھی ایک ایسا شخص ہے جس سے مجھے تین وجہ سے محبت ہے۔ ان کے والد کی وجہ سے جو نہایت مخلص احمدی تھے۔ میں نے دیکھا ہے انہوں نے دین کی محبت میں اپنی نفسانیت اور "میں" کو بالکل ذبح کر دیا تھا اور ان کا اپنا قطعاً کچھ نہ رہا تھا سوائے اس کے کہ خدا راضی ہو جائے۔ ایسے مخلص انسان کی اولاد سے مجھے خاص محبت ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ان میں ذاتی طور پر اخلاص ہے اور آثار و قرائن سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو دین کی خاطر ہر وقت قربانی کے لئے تیار رکھتے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں علم، عقل اور ہوشیاری دی ہے اور وہ زیادہ ترقی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔"

(خطابات شوریٰ جلد 1 صفحہ 226)

# مسلم امہ اور جدید تقاضے

## علمی وسائنسی انقلاب کے حوالے سے فکر انگیز تحریر

**حضرت مسیح موعودؑ نے ایسا ہی کیا اور اپنی دعاؤں، تصنیفات، اور خطابات کے ذریعے انتہائی مضبوط دیواریں جو کوہ طور کی طرح بلند بالا ہیں کھڑی کیں**

عاطف وقاص

## حضرت مسیح موعودؑ اپنی تصنیف مبارک چشمہ معرفت میں فرماتے ہیں:

جس دین کے ہاتھ میں ہمیشہ اور ہر زمانہ میں آسمانی معجزات اور نشان موجود ہیں اور حکمت اور حق سے بھرا ہوا ہے اس کو دین پھیلانے کے لئے زمینی ہتھیاروں کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ نے جبراً دین اسلام پھیلانے کے لیے کوئی جنگ نہیں کیا۔۔۔ محض دفاعی طور پر جنگ شروع کیا گیا تھا۔۔۔

یہ خیالات کہ کوئی خونی مہدی یا مسیح آئے گا۔۔۔ ان خیالات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ مہدی اور مسیح آنحضرت ﷺ کے طریق کی مخالفت کرے گا اور اپنی روحانی کمزوری کے سبب تلوار کا محتاج ہوگا۔۔۔

حدیث صحیح مسلم میں جو مسیح موعودؑ کے بارے میں ہے۔۔۔

اخرجت عباداًلی لایدان لقتالھم لاحد فاحرز عبادی الی الطور

یعنی اے آخری مسیح میں نے اپنے ایک بندے ایسی طاقتور زمین پر ظاہر کئے ہیں (یعنی یورپ کی قومیں) کہ کسی کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ پس تو ان سے جنگ نہ کر بلکہ میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے آ یعنی تجلیات آسمانی اور روحانی نشانوں کے ذریعہ سے ان بندوں کو ہدایت دے۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ یہی حکم مجھے ہوا ہے۔۔۔

پس طور سے مراد چمکدار تجلیات الٰہیہ ہیں جو معجزات اور کرامات اور خرق عادت کے طور پر ظہور میں آ رہے ہیں اور آئیں گے اور دنیا دیکھے گی کہ وہ چمک کس طرح سطح دنیا پر محیط ہوجائے گی۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 صفحہ-398396)

موجودہ زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بعد دوسرا مسلمان اکثریت اور حکومت والا ملک مغربی قوموں کو اپنی جہالت، شوخ زبانی اور کھوکھلی سطوت کے اظہار سے طیش دلاتا ہے اور پھر وہ مغربی طاقتیں اس ملک کو تباہ و برباد کردیتی ہیں جبکہ کوئی دوسری قوم مسمان ممالک کی مدد نہیں کرتی بلکہ صرف مذمت تک محدود رہتی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

اول مسلمان ممالک اپنی تباہی کو آواز کیوں دیتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ عقل و حکمت سے عاری ہوچکے ہیں۔ سادہ سی بات ہے انسان کبھی اپنے سے ہزاروں گنا طاقتور دشمن سے کبھی نہیں لڑتا۔ بلکہ حکمت عملی سے اس جنگ سے بچتا ہے جس میں اس کی تباہی یقینی ہو۔ اور یہی طریق آنحضرت ﷺ نے آخری زمانے کے حکم وعدل حضرت مسیح موعودؑ کو سکھایا ہے کہ جنگ ناممکن ہوگی پس تو عقل و حکمت اور تائید الٰہی کی چار دیواری میں مومنین کو پناہ دے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایسا ہی کیا اور اپنی دعاؤں، تصنیفات، اور خطابات کے ذریعے انتہائی مضبوط دیواریں جو کوہ طور کی طرح بلند بالا ہیں کھڑی کیں اور سب سے بڑھ کہ یہ اپنے بعد قیامت تک کے لیے نظام خلافت قائم کیا جو مستقل امت کو ذوالقرنین عطا کرتا چلا جائے گا جو امت کو یاجوج ماجوج کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ پس مسلمانوں کو طوعاً و کرہاً یہ بات ماننی ہوگی کہ عملی طور پر وہ اپنی طویل غافلانہ زندگی کے باعث دنیاوی طاقت کا توازن کھو بیٹھے ہیں۔ مسلمان محض جنگی سازو سامان یا عسکری قوت میں ہی عدم توازن کا شکار نہیں ہیں بلکہ معیشت، ایندھن اور توانائی کے ڈھونڈنے کے ذرائع نیز زمین سے تیل، گیس معدنیات نکالنے میں بھی وہ دور دور تک مغربی قوموں کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اسی طرح سرجری، میڈیکل اور وباؤں کے مقابلے کی بھی وہ استطاعت نہیں رکھتے۔

دکھ کی بات یہ ہے کہ ان مصائب اور دکھوں اور مسائل کا حل بتائے ہوئے بھی مسیح موعودؑ کو ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن اپنی ہٹ دھرمی کے باعث مسلمان مستقل نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ مذہبی جنگوں سے منع کیا ہے ہم تو جغرافیائی اور سیاسی جنگیں لڑ رہے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیمات دوسرے مذاہب کی طرح صرف مذہبی عقائد تک محدود نہیں ہیں بلکہ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنمائی فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید ایک کامل کتاب ہے۔ پس اسلام آخری زمانے میں مسلمانوں کو سوائے دفاعی جنگوں کہ جو ناگزیر ہوتی ہیں باقی ہر جنگ سے ہر ممکن طور پر دور رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جیسے آنحضرت ﷺ کو 13 برس صبر کا حکم تھا تاکہ طاقت کو کم سے کم توازن حاصل ہوجائے۔ یعنی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو صرف مار کھانے اور تباہی پر تباہی کا سامنہ کرتے ہوئے مجہول ہوجانے کا حکم ہوا۔ بلکہ خاموش طریق پر اپنا ضعف مٹانے اور طاقت کو توازن حاصل کرنے کے لیے حکمت عملی سے کام لینے کا حکم ہوا۔

مگر ہوا کیا۔ مغرب نے صنعتی انقلاب برپا کیا۔ میڈیکل سائنس میں انقلابی ترقی کی۔ جدید ترین درس گاہیں تعمیر کیں اور اس طرح دنیا بھر کی قوموں سے ذہین ترین افراد ان درس گاہوں سے تعلیم حاصل کرکے انہیں ممالک میں خدمت کرنے لگے۔ مسلمانوں کی نظر صرف اس بات پر رہی کہ وہ ذہین لوگ اپنی کمائی ان کو بھیجتے رہیں۔ بھلا پیسہ بھی متبادل ہوسکتا ہے تحقیق کا، علم کا، انقلابی ترقیات کا۔

پس مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ممالک میں بہترین درسگاہیں تعمیر کریں۔ بغداد، تہران، جدہ، ریاض، اسلام آباد، کوالالمپور، جکارتہ، ڈھاکہ میں تحقیقی مراکز قائم کریں، تعلیم کا بجٹ بڑھائیں۔ وہ دانائی جو مغرب کی روشنیوں سے متاثر ہوکر ہجرت کررہی ہے اسے لبھائیں۔ وگرنہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جنگ جیتنا ممکن ہی نہیں۔

میری خوش بخت لکیروں میں لکھا ہو جیسے
وصل جاناں تو مقدر سے ملا ہو جیسے

ان کی قربت میں گزارا ہوا اک لمحہ
میری برسوں کی مرادوں کا صلہ ہو جیسے

عذر کرتا ہے یقیں پر وہ گھڑی آئی تھی
پر میری آنکھوں نے کوئی خواب جیا ہو جیسے

درد جاتا رہا زخموں سے میرے ان کے حضور
لطف جاناں نے ہر اک زخم سیا ہو جیسے

زندگی بخش ہے محفل کی تری آب و ہوا
حالِ بیمار کو مرضوں سے شفاء ہو جیسے

جاں فزا ہے وہ تبسّم وہ چمکتا چہرہ
دلِ پژمردہ کو راحت کی دُعا ہو جیسے

دل کے احوال سنانے کی ضرورت نہ رہی
پُر تاب نے دل جھانک لیا ہو جیسے

رُخِ انور پہ نظر ٹھہر نہ پائی اے اسد
رُوبرو میرے کوئی چاند کھلا ہو جیسے

اسد فرحان ۔ مربی سلسلہ، جرمنی

مرسلہ: رفیق احمد ہاشمی۔ آلکن۔ بیلجیئم

# دو مکھیاں

تھیں دو مکھیاں ایک گنجے کے سر پر
کہا ایک نے دوسری سے یہ ہنس کر
تو مغموم کیسے نظر آ رہی ہے
اُداسی سی چہرے پر کیوں چھا رہی ہے
مری جان ہنس دے ذرا مسکرا دے
کوئی ایک اچھا سا گانا سنادے
کہا اس نے گانا سناؤں میں کیسے
مرے دل میں کیا ہے بتاؤں میں کیسے
سمجھ کر مجھے اپنا غم خوار ہمدم
بتادے کہ کیوں ہے تری آنکھ پر نم
کہا دوسری سے یہ پہلی نے بہنا!
سبب کیا اداسی کا اب تجھ سے کہنا
اگر تو بضد ہے سُن لے جو غم ہے
مری آنکھ گردش پر دنیا کی نم ہے
جگہ یہ جہاں آج بیٹھی ہیں ہم تم
کیا مجھ کو اس کی تباہی نے گُم صُم
یہاں پر گھنا ایک جنگل تھا پہلے
یہ سچ ہے کہ جنگل میں منگل تھا پہلے
یہاں رقص کرتی تھیں کالی گھٹائیں
یہاں سر سراتی تھیں ٹھنڈی ہوائیں
الجھتے تھے ہم تم یہاں جھاڑیوں میں
بڑا گھپ اندھیرا تھا کچھ کھاریوں میں
مگر اب تو نقشہ ہی بدلہ ہوا ہے
یہاں کا تو عالم ہی کچھ دوسرا ہے
بُرا حال ہے غم سے چھلنی جگر ہے
کہ ہر اک قدم پر پھسلنے کا ڈر ہے
میں ایسے میں کیا اب یہاں گنگناؤں
تمہیں کس طرح کوئی نغمہ سناؤں

# مساعی

# انصاراللہ بیلجیئم

# مقابلہ حسنِ قرأت

# 2026

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ بیلجئیم کو قیادت تعلیم القرآن کے تحت مورخہ 22 فروری 2026ء بروز اتوار کو نیشنل سطح پر مقابلہ حسن قرات کروانے کی توفیق ملی۔ اس مقابلہ کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

نیشنل مقابلہ حسن قرآت رمضان کے بابرکت مہینہ میں مورخہ 22 فروری 2026ء بروز اتوار بعد نماز عصر بیت السلام دلبیک برسلز میں منعقد کیا گیا۔ مقابلہ کے قواعد وضوابط تمام زعماء مجالس بذریعہ خطوط، وٹس ایپ کے ذریعے بھیجوا دیئے گئے اور بعد ازاں فرداً فرداً بذریعہ فون رابطہ کیا گیا۔ مقابلہ میں شمولیت کیلئے 15 انصار کے نام مجالس سے موصول ہوئے۔

منصفین مقابلہ تلاوت کے لئے 3 نام تجویز ہوئے جن میں خاکسار حافظ جہانزیب قریشی کے علاوہ مکرم آصف بن اویس صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجئیم و مربی سلسلہ اور مکرم حافظ عطاء اللہ صاحب صاحب شامل تھے۔

مقابلہ سالانہ تعلیمی نصاب مجلس انصاراللہ بیلجئیم میں سے تلاوت و حفظ کے مقررہ حصہ میں سے تھا۔ مقابلہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم وسیم احمد شیخ صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے انصاراللہ کا عہد دہرایا اور بعد ازاں مختصر خطاب تلاوت قرآن کے حوالے سے فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے مقابلہ کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ اس مقابلہ میں 15 انصار نے حصہ لیا۔

مقابلہ میں 2 عربی نومبائعین نے بھی حصہ لیا۔ مقابلہ میں پہلی پانچ پوزیشنز لینے والے انصار کو سالانہ تربیتی کلاس مجلس انصار اللہ میں انعامات دئیے جائیں گے۔ مقابلہ کے آخر پر مکرم حافظ برھان محمد خان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے متعلق چند قیمتی اور راہنما اصول بیان فرمائے اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم شیخ وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجئیم نے اختتامی کلمات کے بعد دعا کے ساتھ مقابلہ کا اختتام کروایا۔ اس مقابلہ کے دوران ٹوٹل حاضری تقریباً 35 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کو صحیح پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق دے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں اس پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ: حافظ جہانزیب قریشی
قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ بیلجئیم

## مقابلہ میں پہلی پانچ پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار کے نام

1- مکرم رفیق احمد ہاشمی صاحب۔ (سنتر اوُدن)
2- مکرم محمد الغزراوی صاحب۔ (بیت المجیب)
3- مکرم محمد عارف صاحب۔ (سنتر اوُدن)
4- مکرم عطاء القادر صاحب۔ (دلبیک)
5- مکرم قاسم شریف صاحب۔ (میرکسم)
5- مکرم انور حسین صاحب۔ (دلبیک)

لا اله الا الله محمد رسول الله
AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY
Belgium
Tilawat
Competition
BenQ

Tilawat
Competition
Sunday 22nd February 2026
لا اله الا الله محمد رسول الله
AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY
Belgium

# دورانِ رمضان 2026ء قرآن کریم کے ادوار مکمل کرنے والے چند خوش نصیب انصاراللہ

## قرآن کریم کا باترجمہ دور مکمل کرنے والے انصاراللہ

**Eupen** .......... افضال احمد توقیر صاحب، اصغر علی صاحب ، حافظ جہانزیب قریشی

**Merksem** .......... طارق حسین صاحب، ابوالبشیر صاحب۔

**BrusselsEast** .......... زاہد محمود صاحب۔

**Alken** .......... وسیم احمد شیخ صاحب۔

**Hasselt** .......... کاشف ریحان خالد صاحب۔

## قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے انصاراللہ

**Alken** .......... سعید احمد ظفر صاحب، نعیم احمد شاہین صاحب، ذوالفقار احمد ہلی صاحب
اویس بن سعد صاحب، نعیم اللہ بیگ صاحب، ناصر اقبال صاحب۔

**Eupen** .......... صالح محمد خان صاحب، ظہیر بابر صاحب، عبدالحق مبشر صاحب، تنویر احمد خان صاحب

**Liège** .......... محمد بوٹا باجوہ صاحب، منصور احمد صاحب، سعید احمد صاحب۔امداد احمد صاحب
اظہر الدین خند کر صاحب

**Ostend** .......... عبداللہ الامری صاحب ، مظفر احمد صاحب ، انعام اللہ ملک صاحب ، عطاء الشکور صاحب

**Brussels East** .......... چوہدری عبدالرزاق صاحب، منیر احمد انجم صاحب

**Turnhout** .......... عبدالمجید صاحب ، بشیر احمد صاحب ، کریم اللہ صاحب

**Merksem** .......... محمد عبادت حسین صاحب، مقبول احمد گوندل صاحب

# سالانہ

# ریفریشر کورس

# 2026ء

مجلس انصاراللہ بیلجیئم

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ بیلجیئم کو اپنا سالانہ ریفریشر کورس مورخہ 25 جنوری 2026 کو بیت السلام ولبیک برسلز میں منعقد کرنے کی توفیق ملی- الحمداللہ ریفریشر کورس کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے نیشنل قائد تجنید محترم ناصر احمد چوہدری صاحب نے رجسٹریشن سے کیا ناشتے کے بعد ریفریشر کورس کے پہلے سیشن کا آغاز محترم وسیم احمد شیخ صاحب صدر مجلس انصاراللہ بیلجیئم کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا- تلاوت قائد تعلیم القرآن محترم حافظ جہانزیب احمد قریشی صاحب نے پیش کی- عہد صدر مجلس انصاراللہ بیلجیئم نے دہرایا- نظم ایڈیشنل قائد عمومی محترم طارق حسین صاحب نے پیش کی بعد ازاں صدر مجلس انصاراللہ بیلجیئم نے مختصر اور جامع نصائح فرماتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی- اس کے بعد مختلف قائدین نے اپنی سالانہ حکمت عملی پیش کی اور آئے ہوئے زعماء کرام اور لوکل منتظمین کے سوالات کے جوابات دیئے- دوپہر کو نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا اس کے بعد پھر مختلف قائدین نے گروپس کی صورت میں اپنے اپنے شعبہ سے وابستہ منتظمین سے اپنی سالانہ حکمت عملی کے بارے میں گفتوشنید کی- نائب صدر صف دوم محترم اسماعیل خان صاحب نے اپنی سالانہ پلاننگ سے آگاہ کیا- آخر میں صدر مجلس انصاراللہ بیلجیئم نے مختصر نصائح کے بعد اختتامی دعا سے ریفریشر کورس کا اختتام فرمایا- ریفریشر کورس کے اختتام کے بعد تمام احباب کی خدمت میٹھا اور گرم کشمیری چائے پیش کی گئی- ریفریشر کورس میں تمام شاملین کی تعداد 84 رہی الحمدللہ- آخر میں ہم قائد ایثار محترم محمد اقبال صاحب کے اور دوسرے تمام دوست جنہوں نے اس ریفریشر کورس کے انتظامات سنبھالنے میں ہماری مدد کی اور تمام شاملین کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اس سالانہ ریفریشر کورس کو کامیاب بنانے میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا جزاک اللہ احسن الجزاء- اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کی یہ عاجزانہ اور حقیر خدمات قبول فرمائے آمین

REFRESHER COURSE
MAJLIS ANSARULLAH BELGIUM

REFRESHER COURSE
Sunday,
25 January 2026
Bait us Salam
Dilbeek
MAJLIS ANSARULLAH BELGIUM
AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY
Belgium
REFRESHER COURSE
MAJLIS ANSARULLAH BELGIUM
REFRESHER COURSE
MAJLIS ANSARULLAH BELGIUM

# تعلیمی و تربیتی کلاس 2026

## منعقدہ مجلس انصاراللہ بیلجیئم

انصار کارنر میں انصار بھائیوں نے ایمان افروز واقعات، قصیدہ، لطائف اور سوالات پیش کیے، جن کے جوابات مکرم مشنری انچارج صاحب اور صدر صاحب نے دیے۔ دو شعراء کرام، مکرم کاشف ریحان خالد صاحب اور مکرم انور حسین صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل وکرم سے مجلس انصاراللہ بیلجیئم نے اپنی نیشنل تعلیمی و تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ منعقد کی۔ یہ پروگرام بیت الرحیم، آلکن میں منعقد ہوا اور اس میں بیلجیئم کی تمام 14 مجالس کے 157 انصار بھائیوں نے شرکت کی۔

## افتتاحی اجلاس

پروگرام کا آغاز صبح 9:30 بجے رجسٹریشن اور ناشتے سے ہوا۔ بعد ازاں 10:45 بجے مکرم شیخ وسیم احمد صاحب، صدر مجلس انصاراللہ بیلجیئم کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رفیق احمد ہاشمی صاحب نے اردو اور فلیمش ترجمہ کے ساتھ پیش کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے عہد دہرایا، نظم مکرم سلطان احمد صاحب نے پیش کی، اور صدر صاحب نے انصار بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں اور خدمات کے بارے میں رہنمائی فراہم کی۔ بعد ازاں مکرم محمد مظہر صاحب، مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

## تعلیمی کلاسز

کلاسز میں درج ذیل موضوعات پر مفصل لیکچرز دیے گئے

ترتیل القرآن—مکرم حافظ جہانزیب احمد قریشی صاحب، قائد تعلیم القرآن

حدیث والہامات—مکرم رفیق احمد ہاشمی صاحب، قائد تعلیم

قصیدہ—مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب، مربی سلسلہ

اختلافی مسائل—مکرم ظفر اللہ سلام صاحب، مشنری انچارج بیلجیئم

کلاسز کے بعد شرکاء کے لیے کھانے اور نماز کا وقفہ بھی رکھا گیا۔

## دوسرے اجلاس میں لیکچرز

نماز کے بعد پروگرام کا دوسرا سیشن شروع ہوا، جس میں مکرم منور لطیف صاحب نے انصار بھائیوں کی جسمانی صحت کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کیں۔ مکرم حافظ برہان خان صاحب نے قرآن کریم کی فضیلت پر لیکچر دیا۔ مکرم بشیر احمد صاحب نے مالی قربانی کے پہلو سے تربیت اولاد کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

## انصار کارنر

انصار کارنر میں انصار بھائیوں نے ایمان افروز واقعات، قصیدہ، لطائف اور سوالات پیش کیے، جن کے جوابات مکرم مشنری انچارج صاحب اور صدر صاحب نے دیے۔ دو شعراء کرام، مکرم کاشف ریحان خالد صاحب اور مکرم انور حسین صاحب نے اپنا کلام پیش کیا، جس سے حاضرین محظوظ ہوئے

## دیگر سرگرمیاں

رمضان میں ہونے والے مقابلہ حسن قرأت میں کامیاب انصار بھائیوں میں انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ پروگرام کے اختتام پر صدر صاحب نے شرکاء کو نصائح کیں اور دعا مشنری انچارج صاحب نے کروائی۔ اختتام کے بعد شرکاء کے لیے کشمیری چائے اور حلوہ کا انتظام بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تربیتی کلاس نہایت کامیاب اور بابرکت رہی، اور اس نے انصار بھائیوں کے علمی، روحانی اور جسمانی فلاح کے لیے بہترین موقع فراہم کیا۔

بشیر احمد سیکرٹری کلاس، قائد تربیت مجلس انصاراللہ بیلجیئم

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ